بہدایۃ المنکرین فی مولد ختم المرسلین میری نظر سے گذرا اکثر حصہ رسالہ کا
پایا۔ قطع نظر اثبات مولد کلمات الحادیہ سے معمور ہے + اور تحقیق حق اور
تدقیق صواب سے دور + آنحضرتؐ کی تعریف مین نصاری کیطرح غلو واطرا
ہے + بلکہ آپ کے عین خدا ہونے کی ندا + جا بجا مولانا اسمعیل شہیدؒ
پر اعتراضات مردودہ کا ہجوم ہے + اور حالت موجودہ کے بعض اماثل پر
کنایۃً بہتان و فریہ کا دہوم + چونکہ رسالہ مذکورہ ان مزخرفات طاغیہ +
اور ہفوات واہیہ + سے مشحون تھا + اور عوام کالانعام کا اوس سے
دہوکا کھا جانا اور اوسکے فریب مین آجانا مظنون + لہذا امتثالاً الحدیث من
رای منکم منکرا فلیغیرہ علی سبیل الاستعجال مع تلاطم الافکار انتشار
البال مقامات مبحوثہ کا جواب لکھدیا گیا اور بعض حکایات اور روایات و قائع حمل
وغیرہ جو رسالہ مین منقول ہین مولف رسالہ سے اونکا ثبوت باسانید معتبرہ
مطلوب ہے چونکہ مولف رسالے کے قول بلفظہ اٹھانے مین اونکا دعوی عوام
کے سمجھہ مین نہین آتا۔ لہذا ہمنے اوسکا ماحصل لکھدیا ہے اور نیز دعاوی ہر ہر
صفحے کے علحدہ علحدہ لکھدیئے گئے ہین تا کہ بعد وقوف کے اون کے دعاوی پر
جواب کا زیادہ انتظار کرنا نہ پڑے۔ اب تمامی اہل مولد کی خدمت مین عموما
اور حضرت مولف رسالہ کی خدمت مین خصوصاً التماس ہے کہ رسالہ ہذا کو خالصا
لوجہ اللہ الکریم بنظر انصاف و تجرد از اعتساف ملاحظہ فرمائین اگر موافق مذہب
اہل سنت وجماعت ہو تو قبول مین انکار اور چشم پوشی نفرمائین بلکہ آیۃ فبشر عباد
الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ کے مصداق بنجائین وھذا ھو غایۃ

اور اگر آپ کی شان مین ان کلمات کا اطلاق پایا جاے تو اس اطلاق مین انکے
وہ معنی ہرگز نہونگے اور نہ ہوسکتے ہین جو باریتعالی پر اطلاق کے وقت انکے
معنے ہوتے ہین ۔ اور مولف کی عبارت موہم اسکے خلاف کے ہے یعنی اوسسے
ایہام اتحاد صفات خالق ومخلوق کا ہوتا ہے اور اس ایہام کا موید وہ شعر ہے
جو مولف نے صد۴ مین تحریر فرمایا ہے **نظم** از زبان من ہو الاول ہو الآخر
شنو ۔ کس ندانند ابتدا و انتہاے مصطفی * اور وہ مصرعہ جو صد۱ مین لکھا ہے
مصرعہ پس بود احمد احد از روے این گفتار ما * چونکہ اس قسم کے اطلاقات
و بیانات موہم شرک ہوتے ہین اور عوام کالانعام کی ضلالت کا باعث ۔ اور
شارع نے ایہام شرک سے بھی منع فرمایا ہے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے خود اپنے کو انا سید ولد آدم فرمایا ہے جیسا کہ مسلم شریف مین موجود
ہے پر جسوقت مطرف بن عبداللہ نے آپکو سید کہا تو آپنے فرمایا السید
ھو اللہ یعنی ہم درحقیقت سید نہین ہین بلکہ سید حقیقت مین خدا ہی ہے
ابوداؤد مین انکا قول یون مروی ہے قال انطلقت فی وفد بنی عامر
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید
ھو اللہ فقلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولکم او بعض قولکم
ولا یستجرینکم الشیطان انتہی چونکہ مولف کی عبارت موہم خلاف عقیدہ سلف
وخلف ہے اسلیے ہمکو تحقیق اس مقام کی لکھدینی ضرور ہے تاکہ عوام مولف
کی اس عبارت سے دھوکا نہ کھائین ۔ پس واضح ہو کہ اگر مولف کی یہ عبارت
اپنے ظاہر معنی پر محمول ہو اور اسکی تاویل کچھہ نہ کیجاوے تو اس سے صفات

المامول ونہایۃ المسئول وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب +

## دعاوی ۵

**پہلا** دعوی یہ ہے کہ الاول والآخر والظاہر والباطن کو خدا تعالی نے اپنی تعریف مین فرمایا اور اپنے حبیب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ان صفات سے موصوف فرمایا اسیکے ضمن مین **دوسرا** دعوی یہ ہے کہ جتنے خدا کے نام ہین سب آپ کی صفات ذاتی کی دلیل ہین اسیکی تمثیل مین **تیسرا** دعوی یہ ہے کہ رحیم کریم رؤف مؤمن مہیمن نور ہادی علیم حکیم حق یہ خدا کے نام ہین اور ان نامون سے اللہ تعالی نے آپ کو بھی نامزد فرمایا **چوتھا** دعوی یہ ہے کہ خدا بھی اول ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اول ہین بدلیل اول ما خلق اللہ نوری **پانچوان** دعوی یہ ہے کہ آپ کی نبوت اول ہے بدلیل کنت نبیا وادم بین الماء والطین

## ان دعاوی پر بحث

**پہلے** دعوے پر یہ بحث ہے کہ ان صفات اربعہ یعنی الاول والآخر والظاہر والباطن کو بیشک خدا تعالی نے اپنی تعریف مین بیان فرمایا ہے سورہ حدید مین ہے ھو الاول والاخر والظاھر والباطن اور اسکے پہلے ہے سبح للہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شئی قدیرا اور اسکے بعد ہے وھو بکل شئی علیم لیکن یہ کہ اللہ تعالی نے ان صفات سے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بھی موصوف فرمایا ہے مولف رسالہ نے اسکا کوئی ثبوت نہین دیا ہے

ی من العزیز والمناۃ من المنان وکان مسیلمۃ الکذاب
تقتضی بقدر الحاجۃ اور حافظ ابن القیم فرماتے ہین الالحاد
یا واما بجحد معانیها وتعطیلها واما بتحریفها عن صوب
عن الحق با لتاویلات واما بجعلها اسماء لهذه المخلوقات
فانهم جعلوها اسماء هذه الا کوان محمودها ومذمومها
م هو المسمی بمعنی کل اسم ممدوح عقلا وشرعا وعرفا وبکل
و شرعا وعرفا تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا غرضکه
ف جو واقعی ہو بیان کرنی چاہیے کیونکہ غیر واقعی تعریف بالحقیقۃ
ے بلکہ موجب ذم کیونکہ وہ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ جب مادح
ین اوصاف جمیلہ واقعیہ نہین پاسے تو غیر واقعی اوصاف
لئے اسیلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنی حد سے
منع فرمایا ہے بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رضہ سے مرفوعاً آیا
طرت النصاری بن مریم فانما انا عبده فقولوا عبد الله ورسوله
ی جاننا اور اوسکا بندہ سمجھنا یہ بڑی تعریف اور تعظیم ہے دیکھو جا بجا قرآن
ن آپکو عبد کے ساتھ یاد کیا ہے قال اللہ تعالی وان کنتم فی ریب
وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا وقال الذی نزل الفرقان
سبحان الذی اسری بعبده لیلا وقال فاوحی الی عبده ما اوحی
تعریف مین عبد ہی کا لفظ ذکر کرنا اسی طرف اشارہ ہے کہ ان
کی وجہ سے رسول خدا کا بندہ ہی رہتا ہے ان مراتب کے

خالق کا عین صفات مخلوق ہونا لازم آتا ہے حالانکہ سلف سے خلف تک کسی مسلمانکا
یہ عقیدہ نہین ہمیشہ سے تمام مسلمانونکا یہی عقیدہ رہا اور ہے کہ صفات خالق
مغائر صفات مخلوق ہین جسطرح ذات خالق مغائر ذوات مخلوقات ہے بدلیل
قولہ تعالی لیس کمثلہ شئ **تفصیل** اس اجمال کی یہ ہے کہ صفات باریتعالی
قدیم ہین اور صفات مخلوقات حادث پس جسوقت اون کلمات کا اطلاق جو صفات
خالق ہین وارد ہین مخلوق پر آئیگا تو اوسوقت اون سے وہ معنے ہرگز مراد نہونگے
جو معنی اون سے اوسوقت مراد ہوتے ہین جبکہ اونکا اطلاق خدا تعالی پر
ہوتا ہے مثلاً لفظ اول کا اطلاق جسوقت خدا تعالی پر کیا جائیگا تو مراد اوس
معنے حقیقی ہونگے یعنی اولیت حقیقیہ یعنی جس سے پہلے کچھ نہو یعنی خدا تعالی
سب سے پہلے ہے اوس سے پہلے کچھ نہین اور جب اسکا اطلاق مخلوق پر کیا جائیگا
تو مراد معنی مجازی ہونگے یعنی اولیت مجازیہ مثلاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اسکا اطلاق ہوگا تو یہ معنے ہونگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت مین سب
نبیون سے پہلے ہین وقس علیہ البواقی حاصل یہ ہے کہ ان دونون اطلاقون
مین موافقت صرف لفظ مین ہے نہ معنی مین مولف رسالہ نے اس شعر مین اگر
معنی حقیقی مراد لئے ہین تو یہ الحاد صریح اور کفر قبیح ہے قال اللہ تعالی وذروا
الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون امام رازی تفسیر کبیر مین فرماتے
ہین قال المحققون الالحاد فی اسمائہ تعالی یقع علی ثلثۃ اوجہ الاول اطلاق
اسماء اللہ المقدسۃ الطاہرۃ علی غیر اللہ مثل ان الکفار کانوا یسمون
الاوثان بالالہۃ ومن ذلک انہم سموا اصنامہم اللات العزی و المناۃ واشتقاقہا

کے ساتھ تمثیل کیا ہے ع الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ٭ برخلاف آجکل کے سوکھے
او رمتصوفین کے کہ مخلوق کو عین خدا قرار دیکر صریح خدا کی تحقیر اور تذلیل کرتے ہین
اور اولٹے اہل حق پر ناحق کے اعتراض ہوتے ہین کیا مولانا شہید آنحضرت
کو رؤف اور رحیم نہین جانتے تھے یا آپ کو افضل مخلوق نہین لکھا ہے جو
ایسے اعتراضات واہیہ مولانا شہید پر کئے جاتے ہین مولانا نے تو خدا اور
رسول ہی کی محبت مین خدا کی راہ مین جان دی مگر مخالف اسکو کب تسلیم کرسکتا ہے
وہ تو یہی کہیگا کہ بطمع مملکت و لالچ سلطنت ایسا کام کیا نہ بغرض اعلاء کلمۃ اللہ
واجراء دین اللہ واللہ علیم بذات الصدور تو خدا ہی کی صفت ہے مگر فی
زماننا مولانا شہید کے مخالفین بھی اس صفت کا دعوی کر بیٹھے ہین مولانا نے
جملہ انبیاء کو بڑا بھائی لکھا ہے پوری عبارت تقویۃ الایمان کی اپنے محل پر منقول
ہوگی مولانا نے آنحضرت کو افضل المخلوقات لکھا ہے پس آپکو بڑے بھائی
کہنے سے یہی مطلب ہے کہ آپ کی تعظیم اسیقدر چاہئے جیسے بڑے بھائی
کی تعظیم کیجاتی ہے اور جب آنحضرت صلعم بقول مولانا افضل المخلوقات ہین
تو آپکی تعظیم کل مخلوقات سے زیادہ ثابت ہوگی وھو المقصود عبارت تقویۃ الایمان
سے آپکی تعظیم آفتاب سے زیادہ روشن ہے نظر انصاف درکار ہے۔ اور کیا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم انما المؤمنون اخوۃ مین داخل نہین ہین جیسے اعتراض
لا یعنی مولانا شہید پر کیا جاتا ہے اودہر تو خدا کی جانب سے وما محمد الا رسول
کی ندا ہے۔ ادہر من تو شدم تو من شدی الخ کی صدا ہے کیا آنحضرت
کی سچی تعریف یہی ہے جو اس شعر مین ہے۔ یہان پر اجمالی جواب مولانا کی طرف

باعث سے رسول کچھ خدا نہیں ہو جاتا ہے باوجود اس تصریح اور اشارہ کے
آجکل کے مولوی سے اور متصوفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانتے ہیں
اور آپ کی ذات کو ذات خدا مانتے ہیں اور بیجا اس شعر کو ؎ من تو شدم تو
من شدی من تن شدم تو جان شدی + تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
آپکی تعریف میں پڑھتے ہیں۔ ان لوگوں نے آپکی تعریف میں وہ غلو کیا کہ یہود
ونصاری سے بھی بڑھ گئے۔ یہود نے عزیر کو اور نصارا نے حضرت عیسیٰ کو
خدا کا بیٹا ٹھہرایا ان حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عین خدا ٹھہرا دیا۔
اور اہلحدیث پر جنھوں نے نہایت سچی سچی تعریفیں کی ہیں جو کہ خدا تعالی اور اوسکے
رسول نے خود بیان فرمائی ہیں اونپر ناحق اعتراض کرنیکو تیار اور زبان درازی
اور دوا کرنیکو موجود۔ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا اسمعیل صاحب شہید محدث
دہلوی رح پر جا بجا اعتراضات بیجا کئے گئے ہیں۔ کہیں پر یہ اعتراض ہے کہ مولانا
نے آنحضرت کو چمار سے زیادہ ذلیل بتایا ہے۔ کہیں پر یہ اعتراض ہے کہ آپکو
بڑا بھائی لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایسی صراحت مولانا کے کلام میں کہیں نہیں
پائی جاتی ہے مولانا نے یہ لکھا ہے کہ خدا کی شان کے مقابل ساری مخلوق چھوٹی ہو
یا بڑی چمار سے زیادہ ذلیل وخوار ہے اور اسمیں کیا شک ہے کہ خدا کی شان کے
مقابل سب چمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ بلکہ اوسکی شان کے مقابل اگر تمامی مخلوق کو
محض لاشی قرار دیا جاوے تو کچھ شناعت اور آپ کی حقارت نہیں کیا وہ قول
نہیں ملاحظہ فرمایا جو بعض صوفیہ کرام نے خدا کی شان کے مقابل تمامی مخلوقات
کو بمنزلہ مینگنی اونٹ کے قرار دیا ہے + اور خود آنحضرت صلعم نے اس مصرع

ورنہ یہان نور سے مراد قرآن اور ہدایت ہے جیسا کہ اکثر مفسرون نے افادہ فرمایا ہے و لکل وجہة ھو مولیہا غرضکہ اطلاق نور کا آپ پر مختلف فیہ ہے ہان آپ کی صفات سے بیشک ہے - ھادی کا اطلاق بھی آپ پر نہین آیا ہے ہان آپ کی صفات سے ہے مگر اوس معنی سے جو مغایر معنی صفات باریتعالی ہین بدلیل ماسبق و بدلیل انک لاتھدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء اسیطرح سائر صفات مین حاصل بحث یہ ہے کہ کل صفات مقدسہ آپکی صفات سے ہین مگر یہ دعوی کہ ان نامون سے اللہ تعالی نے آپ کو بھی نام زد فرمایا ہے غلط ہے و انما انشاء ھذا من انساء القران واھمال الفرقان ہان بعض اسماء کا اطلاق آپ پر آیا ہے کما مر ان اطلاقات مین بھی وہی موافقہ لفظ مین ہے نہ معنے مین لما مران صفات اللہ تعالی مغائرة لصفات المخلوقات کما ان ذاتہ تعالی مغائرة لذوات المخلوقات - بعض اسماء باری کا اطلاق اور نبیون پر بھی آیا ہے جیسے حضرت اسحاقؑ اور اسمعیلؑ پر علیم اور حکیم کا اطلاق آیا ہے - اور حضرت نوحؑ پر شکور کا اور حضرت ابراہیمؑ پر حلیم کا اور حضرت یحیؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر بر کا اور حضرت موسیٰؑ پر کریم اور قوی کا اور حضرت یوسفؑ پر حفیظ علیم کا اور حضرت ایوبؑ پر صادق کا اور حضرت اسمعیلؑ پر صادق الوعد کا آیا ہے کما لا یخفی علی من لہ مزاولة بکتاب اللہ اور سمیع اور بصیر کا اطلاق مطلق انسان پر آیا ہے قال اللہ تعالی انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا الخ کل ھذہ الاطلاقات و ما ضاھاھا مغائرة فی المعنی و متحدة فی الاسم و اللفظ ٭ **چوتھے** دعوے پر

دیا گیا تفصیلی جواب اپنے محل پر آویگا فانتظرہ + دوسرے دعوے پر
اولاً یہ بحث ہے کہ مولف نے اسکا کوئی ثبوت نہین دیا ہے - ثانیاً یہ کہ اسمار
خداوندی کے آپ کی صفات ذاتی کی دلیل ہونیکا مطلب کیا ہے اگر یہ مطلب
ہے کہ اسمار الٰہی جن صفات پر دال ہین وہ سب آپ کی صفات ہین تو لازم آیا
کہ جملہ صفات باریتعالی عین صفات آنحضرتؐ ہین اور اسکا بطلان دعوے
اولی کی بحث سے ظاہر ہو چکا و نیز خدا کا نام تو اللہ و رحمن بھی ہے تو اگر سب
نام خدا کے اس معنے سے آپ کی صفات ذاتی کی دلیل ہون تو الاہیت و رحمانیت
بھی جو ان ناموں کی مدلول ہین آپ کی صفات ذاتی ہو جائینگی و ذلك کفر صریح
و شرك قبیح اور اگر کوئی دوسرا مطلب ہے تو اوسکا بیان ہونا چاہئے کہ اوسمین نظر
کیجاے + تیسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ ان کل ناموں سے اللہ
تعالی نے آپکو نام زد نہین فرمایا ہے رحیم اور رءوف کا اطلاق آپ پر آیۃ
بالمومنین رءوف رحیم سے ثابت ہے علی ہذا القیاس کریم کا اطلاق بھی آپ پر
آیۃ انہ لقول رسول کریم سے ثابت ہے - مومن کا اطلاق آپ پر قران شریف
مین نہین آیا ہے مگر آپ کی صفات سے ہے - اور آیۃ امن الرسول اور اسکی
مثل سے ثابت ہوتا ہے - اور آپ کی صفت مومن کیونکر نہو گی آپ تو اول المومنین
ہین - اسیطرح مہیمن اور حکیم اور علیم اور حق کا اطلاق آپ پر نہین آیا ہے
گو یہ سب آپ کی صفات سے ہین - ہان حکیم ہونا آپکا آیۃ یعلمهم الکتاب
والحکمۃ سے ثابت ہوتا ہے - نور کا اطلاق آپ پر نہین آیا ہے ہان بقول
بعض مفسرین مثل خفاجی وغیرہ آیۃ قد جاءکم من اللہ نور سے ثابت ہوتا ہے

وادم بین الروح والجسد و فی صحیح ابن حبان والحاکم عن عرباض بن ساریۃ
انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ قلت وزاد
العوام فیہ وکنت نبیا ولا ادم ولا ماء ولا طین ولا اصل لہ ایضا انتہی۔ اور
امام حافظ شمس الدین سخاوی تلمیذ حافظ ابن حجر عسقلانی مقاصد حسنہ میں فرماتے ہیں
حدیث کنت اول النبیین فی الخلق واخرہم فی البعث ابو نعیم فی الدلائل
وابن ابی حاتم فی تفسیرہ وابن لال ومن طریقہ الدیلمی کلہم من حدیث
سعید بن بشیر عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ھریرۃ بہ مرفوعا ولہ شاھد
من حدیث میسرۃ بلفظ کنت نبیا وادم بین الروح والجسد اخرجہ احمد
والبخاری فی تاریخہ والبغوی وابن السکن وغیرھما فی الصحابۃ وابو نعیم فی
الحلیۃ وصححہ الحاکم وکذا ھو بھذا اللفظ عند الترمذی وغیرہ عن ابی ھریرۃ
متی کنت نبیا او کنت نبیا قال وادم وذکرہ وقال الترمذی انہ حسن صحیح و
صححہ الحاکم ایضا وفی لفظ وادم لمنجدل فی طینتہ وفی صحیحی ابن حبان والحاکم
من حدیث العرباض بن ساریۃ مرفوعا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین
وان ادم لمنجدل فی طینتہ وکذا اخرجہ احمد والدارمی فی مسندیھما وابو نعیم
والطبرانی من حدیث ابن عباس قال قیل یا رسول اللہ متی کنت نبیا قال
وادم بین الروح والجسد واما الذی علی الالسنۃ بلفظ کنت نبیا وادم بین
الماء والطین فلم اقف علیہ بھذا اللفظ فضلا عن زیادۃ وکنت نبیا ولا ادم
ولا ماء ولا طین وقد قال شیخنا فی بعض الاجوبۃ عن الزیادۃ انھا ضعیفۃ
والذی قبلھا اقوی انتہی ٭

یہ بحث ہے کہ جس معنی کر خدا اور رسول اول ہین اوسکا بیان اور چگونہ رہگیا ہے
رہی حدیث اول ما خلق اللہ نوری کی سو اسکا ثبوت سند معتبر سے نہوا چنانچہ
حافظ جلال الدین سیوطی شرح مواقف کی تخریج مین فرماتے ہین حدیث
اول ما خلق اللہ نوری لا یعضرنی بهذا اللفظ لکن فی مسند ابن ابی عمر
العدنی عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق
ادم بالفی عام یسبح ذلک النور و تسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ ادم
القی ذلک فی صلبہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاهبطنی اللہ
الی الارض فی صلب ادم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی صلب ابراهیم
ثم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاهرۃ حتی اخرجنی
من بین ابوی ولم یلتقیا علی سفاح قط انتهی اس حدیث ابن عباسؓ کو
اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ مین بھی نقل کیا ہے
مگر نہ معلوم کہ اسناد اسکی صحیح ہے یا غیر صحیح - اور تقریب التهذیب مین ابن
ابی عمر عدنی کے ترجمہ مین ہے کہ ابو حاتم نے کہا کہ کانت فیہ غفلۃ یعنی ابن
ابی عمر عدنی مین غفلت تھی + **پانچوین** دعوے پر یہ بحث ہے کہ اب تک
تحقیق نہین کہ آپ کی نبوۃ کل نبیون سے پہلے ہے مگر یہ حدیث کنت نبیا
وادم بین الماء والطین بایں لفظ صحیح نہین ہے اصل لفظ یون ہے
کنت نبیا وادم بین الروح والجسد حافظ جلال الدین سیوطی الدرر المنتثرۃ
فی الاحادیث المشتهرۃ مین فرماتے ہین حدیث کنت نبیا وادم بین الماء
والطین لا اصل لہ بهذا اللفظ ولکن فی الترمذی متی کنت نبیا قال

پکا مشرک اور ملحد ہے۔ نکات صوفیانہ کوئی حجت نہین ہین اور نہ شطحیات صوفیہ عمل درست ہے نہ معلوم وہ لوگ کیا سمجھکر اس قسم کے کلمات کہہ بیٹھے ہین ہمین اونکے افعال شطحیہ سے کیا مطلب ہے تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم پر عمل چاہیئے فن تصوف ایک علم نہایت دقیق ہے جو لوگ اخص الخواص ہین اونکے لئے یہ جائز ہے۔ مگر آجکل فن تصوف کوڑیون کے مول ہو رہا ہے جسے دیکھیئے وہ اسیکا دم بھر رہا ہے۔ جسے الف بے مین تمیز نہین وہ بھی اسیکے پیچھے ہو رہا ہے۔ اصل عبادت صوم وصلوۃ سے کچھ مطلب نہین ہے مگر جہان مجلس مولد اور سماع صوفیہ اور عرس کی سنی جھٹ دوڑ مارا آجکل کے مولودیون اور صوفیون کو فن تصوف سے کیا نسبت ہے

وقد قيل ؎ فن التصوف ما ادق بيانه ٭ متحير فيه الامام الرازی ٭

دوسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ ظاہر کا اطلاق آنحضرتؐ پر اس معنی کر کہ آپ کے نور نے تمام عالم کو منور کر دیا محل نظر ہے۔ یہ جب صحیح ہو کہ آپ اولا حدیث اول ما خلق الله نوری کو ثابت کر دکھائین۔ اور نیز یہ امر بھی ثابت ہونا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کا نور باعث خلق تمام مخلوقات ہے حدیث لولاك لما خلقت الافلاك موضوع ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے المصنوع فی الاحادیث الموضوع۔ اور علامہ شوکانی نے الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین صغانی سے نقل کیا ہے۔ مواہب لدنیہ مین حاکم کی روایت حضرت عمرؓ سے یون منقول ہے ان ادم علیه الصلوة والسلام رای اسم محمد مکتوبا علی العرش وان الله تعالی قال لادم لولا محمد ما خلقتك زرقانی نے اسکی شرح مین

## دعاوی ﷺ

پہلا دعوی مسئلہ تناسخ کا ہے اسکا ثبوت آپ کے بیان نکتہ صوفیانہ سے متبادر ہے۔ دوسرا دعوی یہ ہے کہ ظاھر کا اطلاق آنحضرتؐ پر اس معنی کر ہے کہ آپ کے نور نے تمام عالم کو منور کر دیا۔ تیسرا دعوی یہ ہے کہ باطن کا اطلاق آپ پر اس معنی کر ہے کہ آپ کی حقیقت پر کسی نبی ولی کو آگہی نہین ہوئی چوتھا دعوی یہ ہے کہ مجلس مولد سجدہ گاہ ملک ہے۔ پانچوان دعوی یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو شاہنشاہ کہنا درست ہے یہ دونون دعوے آپ کے اس شعر سے ثابت ہین جو آپنے نقل فرمایا ہے نظم بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہست + سجدہ گاہ ملک و محفل شاہنشاہست + چھٹوان دعوی یہ ہے کہ حسب عقائد اہل سنت وجماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین جیسے کہ تھے تو ہر مسلمان کو اس محفل مین حاضر ہونا چاہیے جیسا کہ حاضر ہونا چاہیے بارگاہ رسالت مین +

## ان دعاوی پر بحث

پہلے دعوے پر یہ بحث ہے کہ مسئلہ تناسخ پر گو دلیل استحالہ نہین قائم ہے پر اسکے وقوع پر بھی کوئی دلیل شرعی نہین وارد ہے ھاتوا برھانکم انکنتم صادقین اور نیز مسئلہ تناسخ مستلزم اسکو نہین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا اور انتہا نہ معلوم ہوسے سوا ے ذات باریتعالی کل چیزونکی ابتدا اور انتہا ہے گو ہمکو بعض امور پر تفصیلاً اطلاع نہو۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جانے کہ آپ کی ابتدا اور انتہا نہین ہے وہ شخص

سلطان کی نسبت سبط ابن جوزی نے مرآۃ الجنان مین بیان کیا ہے کہ صوفیون کے واسطے ظہر سے فجر تک راگ کرتا تھا اور خود ناچتا تھا جیسا کہ سیوطی نے رسالۂ مذکورہ مین بیان کیا ہے سیوطی نے گو اسکی تعریف بھی لکھی ہے مگر اسمین شک نہین کہ یہ معلن بالفسق تھا اور نیز اسکا فعل حجت نہین ہے مولف رسالہ پر لازم ہے کہ اولا تعریف بدعت کرے بعد ازان اس مجلس کذائی کو اسپر تفریع کرے - یہ امر تو ظاہر ہے کہ اس مجلس کذائی کا اثر زمانہ خیر القرون مین نہ تھا پھر یہ کسو جہ سے سنت نہین ہے باقی دلائل اس مجلس کے ثبوت مین جو مولف رسالہ نے مختلف محلون مین بیان کئے ہین اونکا جواب اپنے اپنے محل پر آویگا اور مجلس مولد کو سجدہ گاہ ملک کہنا سخت گناہ ہے سجدہ گاہ ملک والنس اوسی بارتیعالی کی درگاہ ہے ایسی تعریف تو آنحضرت صلعم کی درگاہ رسالت کی بھی نہین چاہیئے چہ جائے کہ اس مجلس کی جب رسول کی درگاہ کی ایسی تعریف کیجائیگی تو خدا تیعالی کے لئے کونسا لفظ رکھا ہے باوجود ایسے عقائد باطلہ کے منکرین مولد پر زبان درازی کرنا تعصب نہین ہے تو کیا ہے پانچوین دعوے پر یہ بحث ہے کہ شاہنشاہ وہی خدا تیعالی ہے کسی بشر کو شاہنشاہ کہنا نہین درست ہے اس قسم کی تعریف اوسی باری عز اسمہ کی چاہیئے خالق اور مخلوق کی تعریف مین فرق ضرور چاہیئے گو تغائر حیثیات سے فرق ہو سکتا ہے مگر اسمین مظنہ شرک اور غلو پایا جاتا ہے اور شارع نے مظنہ شرک اور تعریف غلو سے منع فرمایا ہے اسکا بیان اوپر گذر چکا ہے حدیث شریف مین ملک الاملاک کسی مخلوق کے حق مین کہنا صریحا منع آچکا ہے صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مرفوعا مروی ہے اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ

ایک دوسری روایت حاکم اور ابو الشیخ کی حضرت ابن عباسؓ سے یون نقل کی ہے اوحی الله الی عیسی امن بمحمد ومر امتک ان یومنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم و لا الجنة ولا النار الحدیث زرقانی نے بیان کیا کہ حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے اور سبکی اور بلقینی نے اسکا اقرار کیا ہے اور ذہبی نے کہا کہ اسکی سند مین عمر بن اوس ہے پہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ کون ہے - ناظرین رسالہ ہذا پر مخفی نر ہے کہ ثبوت ان دونون امر کا حیز خفا مین ہے پس ظاہر کے معنے جو مولف رسالہ نے بیان کی ہے بلا ثبوت کیونکر صحیح ہوسکتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کا اطلاق اس معنی کر ہوگا کہ آپ واضح اور غالب ہین تیسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ باطن کہ یہ معنی بھی کیونکر صحیح ہونگے کیونکہ حقیقت ذات خدا ہی کی نہین معلوم ہے وہ معلوم ہوسکتی ہے ورنہ حقیقت رسولؐ کی معلومیت کے استحالہ پر کون دلیل قائم ہے حقیقت ذات باریتعالی کی معلومیت کا استحالہ تو اسوجہ سے ہے کہ وہ واجب الوجود ہے اور بر تقدیر معلومیت انقلاب مستحیل یعنی انقلاب وجوب سے امکان کی طرف لازم آتا ہے اور حقیقت رسولؐ کی معلومیت مین کونسا استحالہ لازم آتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر اطلاق باطن کا شاید اس معنی کرکے ہو کہ آپ بواطن امور کو بواسطہ وحی خدا تیعالی جانتے ہین +

چوتھے دعوے پر یہ بحث ہے کہ اولا تو مجلس معہود کا ثبوت ہی نہین ہے چہ جائے کہ سجدہ گاہ ملک ہو اس مجلس کا پتہ قرون مشہود لہا بالخیر مین نہین پایا جاتا ہے اسکو شاہ ابن المظفر ابو سعید بن زین الدین بن علی نے احداث کیا ہے جیسا کہ حافظ جلال الدین سیوطی نے حسن المقصد فی عمل المولد مین بیان کیا ہے اس

ہو کہ اس مجلس مولد میں آپ کی روح پر فتوح آتی ہے تو اولاً یہاں بھی اسمیں اور زندہ ہونے میں کوئی تلازم نہیں ہے ثانیاً یہ اعتقاد باطل بلکہ شرک ہے قاضی شہاب الدین دولت آبادی تحفۃ القضاۃ میں لکھتے ہیں ما یفعلہ الجہال علی راس کل حول فی شہر ربیع الاول لیس بشیٔ و یقومون عند ذکرہ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم و یزعمون ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیٔ و حاضر فزعمہم باطل بل ھذا الاعتقاد شرک و قد منع الائمۃ الاربعۃ عن مثل ھذا انتہی۔ عجب نہیں کہ مولف رسالہ نے یہی تلازم مراد لیا ہو کیونکہ اس مجلس مولد میں حاضر ہونیکا حکم ویسا ہی دیا ہے جیسا کہ آپ کی بارگاہ رسالت میں حاضر ہونا چاہیئے۔

## دعاوی ۵

پہلا دعوی یہ ہے کہ جب عموماً ذکر صالحین سے رحمت نازل ہوتی ہے تو خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے بدرجہ اولی رحمت نازل ہوگی۔ دوسرا دعوی یہ ہے کہ اس محفل میں نہایت جی لگا کر آپکا ذکر سنے اور نہایت ادب اور تعظیم سے اس مجلس عالی میں بیٹھے۔ تیسرا دعوی یہ ہے کہ جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں مجلس مولد خیر الانام میں حاضر ہوا تو میں نے اس مجلس میں انوار دیکھے اور اون انوار میں تامل کیا تو مجھپر انوار ملائکہ منکشف ہوئے جو ایسی محفل میں حاضر ہوتے ہیں۔ چوتھا دعوی یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جب بیٹھتے تھے تو آپ کے فضائل کا ذکر کرتے تھے۔ پانچواں دعوی یہ ہے کہ جس نے بنظر محبت اور ایمان کے آنحضرت کو دیکھا تو گویا خدا کو دیکھا چھٹواں دعوی

واخبث رجل کان یسمی ملک الاملاک یعنی جو شخص اپنے کو شاہنشاہ کہلواتا تھا
وہ قیامت کے دن بڑا خبیث ہوگا اور خدا تعالی کا غصہ اوسپر زیادہ ہوگا پس
شاہنشاہ کہنے والا بھی بڑا خبیث ہوگا۔ اسلیے کہ یہ صفت خاص جناب
باریتعالی کو زیبا اور لائق ہے پھر جو صفت کہ خدا تعالی کو مخصوص ہو اوسکو کسی
مخلوق مین ثابت کرنا باعث غیظ خدا کیونکر نہوگا۔ ابن حجر مکی شرح منہاج مین فرماتے
ہین ویحرم ملک الاملاک لان ذلک لیس لغیر اللہ و کذا عبد النبی و عبد الکعبۃ
او الدار او علی او الحسن لایہام التشریک انتہی یہان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اضافت
عبد کی غیر خدا کی طرف بوجہ ایہام تشریک نہین درست ہے گو یقیناً شرک بوجہ احتمال
اسکے کہ مراد عبد سے خادم ہو نہو مگر چونکہ اسمین مظنہ شرک پایا جاتا ہے لہذا
علماء اہل سنت وجماعت نے اس اضافت کو منع کردیا ہے۔ ملا علی قاری شرح
فقہ اکبر مین فرماتے ہین اما ما اشتہر من التسمیۃ بعبد النبی فظاہرہ کفر الا
ان اراد بالعبد المملوک اور نیز شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین و لایجوز نحو عبد
الحارث و لا عبد النبی و لا غیرہ مما شاع بین الناس انتہی یہ سب عبارتین
بتقریب ممانعت مظنہ شرک منقول ہوئین ورنہ یہان ان نامون کے جواز و
عدم جواز سے بحث نہین ہے چھٹوین دعوے پر یہ بحث ہے کہ اسمین
شک نہین کہ مسئلہ حیوۃ الانبیاء صحیح ہے مگر یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم زندہ ہین جیسے کہ تھے محل نظر ہے اور آپ کے زندہ ہونے پر یہ تفریع
کہ اس مجلس مین حاضر ہونا چاہیے غلط ہے۔ آپ کے زندہ ہونے اور مجلس
مولد مین حاضر ہونے مین کوئی تلازم نہین ہے۔ اور اگر مولف رسالہ نے یہ مراد لیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بابت اسطرح پر نتھا جیسا کہ مولودیون مین ہے یہ احتفال اور اجتماع کذائی صحابہ مین نتھا۔ صحابہ کے بیان فضائل مین اور ان مولودیون کے بیان مین بعد المشرقین ہے۔ آپ کے مطلق بیان فضائل کو کس نے منع کیا ہے کلام منکرین کو اس احتفال اور اجتماع مین ہے پانچوین دعوے پر یہ بحث ہے کہ یہ قول کہ جس نے رسول صلعم کو محبت کی نظر سے دیکھا گویا خدا کو دیکھا اس سے کیا مطلب ہے اگر یہ مطلب ہے کہ رسولؐ کی ذات ذات خدا سے پیدا ہے پس آپکا دیکھنا گویا خدا کا دیکھنا ہے تو یہ اعتقاد سراسر ضلالت اور غوایت ہے۔ مولف کی تحریر سے مسئلہ وحدت وجود کا مترشح ہے اور یہ مسئلہ کفر ہے۔ صہ مین یہ شعر ہے ؎ چہ وسعت دادہ یارب بہ ظرف آن عظیم الشان؟ کہ انی عبدہ گوید بجائے قول سبحانی ✤ اور صلا مین یہ شعر ہے ؎ جلوہ نوری نمود و نور احمد نام ساخت ✤ پس بود احمد احد از روے اینا گفتہ را ✤ اور صلا مین یہ شعر ہے ؎ تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل ✤ سلمائے حدوث تو لیلائے قدم را ✤ اور نیز اوسی صفحہ مین یہ شعر ہے ؎ مرا سریست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✤ کہ سری احمدی داند ولکن قیل لا یشایہ ✤ اور صہ۱ مین مولانا روم کا یہ شعر لکھا ہے ؎ بالمد ہمون بود کہ می آمد و میرفت ۔ ہر قرن کہ دیدی ✤ تا عاقبت آن شکل عرب وار برآمد ۔ داراے جہان شد ✤ اور صہ۲ مین یہ شعر ہے ؎ مرحبا صل علی نور محمد مصطفی ✤ کنت کنزا مین نہان تھا آشکارا ہوگیا ✤ اور صہ۳ مین یہ شعر ہے ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ✤ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ✤ ان اشعار منقولہ

لا اعرف ... ان اعرف فخلقت خلقا فعرفتہم بی فعرفونی لا اصل له انتہی ۔ حافظ سخاوی مقاصد حسنہ مین فرماتے ہین قال ابن تیمیہ انہ لیس من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعرف له سند صحیح ولا ضعیف وتبعہ الزرکشی و ... انتہی

یہ ہے کہ آپ خدا کے نور سے پیدا ہین اور کل چیز آپ کے نور سے پیدا ہے اس
دعوے کا ثبوت اوس عبارت سے ظاہر ہے جو پانچوین دعوے کے بعد لکھا ہے
وہ عبارت یہ ہے من رانی فقد رای الحق وانا من نور اللہ وکل شئ من نوری

## ان دعاوی پر بحث

پہلے دعوے پر یہ بحث ہے کہ نزول رحمت بوقت ذکر صالحین جو مشہور ہے اسکی
اصل نہین ہے علامہ شوکانی فوائد مجموعہ مین فرماتے ہین حدیث انما تنزل
الرحمۃ عند ذکر الصالحین قال العراقی وابن حجر لا اصل لہ انتہی ہان آنحضرتؐ کا
ذکر بیشک باعث نزول رحمت آلہی ہے لیکن اس سے مجلس مولد کذائی کا
ثبوت کیونکر ہوتا ہے اور آپ کے مطلق ذکر فضائل اور شمائل سے بدون قیود
محدثہ کسکو انکار ہے ٭ دوسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ تعظیم اور ادب
کسی شئ کی فرع ہے اوس شئے کے ثبوت پر ابھی تو اس مجلس مولد ہی کے
جواز مین کلام ہے تعظیم اور ادب کو کون پوچھتا ہے اولاً آپ اسکے ثبوت پر
کوئی بینہ نیرہ قائم کرین بعدہ اوسکے فروعات مین سعی فرماوین ثبت العرش
ثم النقش تیسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب کا
اونکی کس کتاب مین ہے امید کہ اوس عبارت کا پتہ بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے
اور بصورت تصحیح نقل کے بھی یہ قول کوئی دلیل شرعی نہین ہے اسکے مقابلہ مین
اور علما کے قول موجود ہین جن سے بدعت ہونا اس احتفال کا ثابت ہے
مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوب مین اسکو بدعت لکھا ہے اور شاہ ولی اللہ رح
بھی مجدد ہی تھے ۔ چوتھے دعوے پر یہ بحث ہے کہ صحابہ کرام کا بیان

نہین ہے پس شوق سے انا الحق اور انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون کا دعوی کرتے
آمدم برسر مطلب اب چند عبارتین بابت بطلان مسئلہ وحدۃ وجود منقول ہوتی ہین
جامی علیہ الرحمہ درہ فاخرہ مین فرماتے ہین اثم ان مستند الصوفیۃ فیما ذھبوا
الیہ ھو الکشف والعیان لا النظر والبرھان ملا علی قاری قصیدہ امالی کی شرح مین
فرماتے ہین واما التوحید الصرف الذی یقول بہ الوجودیۃ والحلولیۃ والاتحادیۃ
من ان الحق ھو الوجود المطلق فشر من کفر التثنویۃ انتھی اور شرح مقاصد مین ہے
فالقول بکون الواجب ھو الوجود المطلق مبنی علی اصول فاسدۃ اور بھی اوسمین ہے
ومنھم بعض المتصوفۃ القائلین بان السالک اذا امعن فی السلوک وخاض لجۃ
الوصول فربما یحل اللہ تعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا فیہ کالنار فی الجمر بحیث لا
یتمایزان ویتحد بہ بحیث لا اثنینیۃ ولا تغایر وصح ان یقول ھو انا وانا ھو وح
یرتفع الامر والنھی ویظھر من الغرائب والعجائب ما لا یتصور من البشر وفساد
الرائین غنی عن البیان انتھی۔ اور شرح مواقف مین ہے وما یقال ان الکل ذات
واحدۃ تتعدد بحسب الاوصاف لا غیر فی لمقید ون لطور العقل بعید وتسمکابرۃ
لا یلتفت الیھا اور بھی اوسمین ہے ورایت من الصوفیۃ الوجودیۃ من ینکرہ
ویقول لا حلول ولا اتحاد اذ کل ذلک یشعر بالغیریۃ ونحن لا نقول بھا بل نقول لیس فی
دار الوجود غیرہ دیار وھذا العذر اشد قبحا وبطلانا من ذلک الجرم اذ تلزم تلک
المخالفۃ التی لا یجترأ علی القول بھا عاقل ولا ممیز ادنی تمیز انتھی جو شخص مسلمانی کا دعوی
کرے اور ساتھ اسکے وحدۃ وجود کے مسئلے پر بھی عقیدہ رکھے تو وہ آیۃ کریمہ وما
یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کا مصداق ہے چھٹوین دعوے پر بحث یہ ہے

سے ثبوت مسئلہ وحدۃ وجود کا اور نیز آنحضرت صلعم کا عین خدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔
نعوذ باللہ من ھذہ العقائد الباطلۃ الموقعۃ فی جب الغوایۃ والضلالۃ نصارا
نے تو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ہی ٹھہرایا ان مولویون اور صوفیون نے تمامی
چیز کو خدا ٹھیرا دیا۔ پھر جب سبھی شئے خدا ٹھیری تو کیون مسلمانی کا دعویٰ ہے
اب حاجت خدا اور رسول کے ماننے کی کیا رہی اور کیون آنحضرت صلعم کی شان مین
رسالہ لکھا گیا اپنے ہی شان مین لکھنا مناسب تھا اور جب اتحاد ہی کا دعویٰ ہے
تو اگر اپنے ہی شان مین لکھا ہو تو کیا عجب ہے مولف رسالہ کہہ سکتا ہے کہ یہان
صرف لحاظ صوفیانہ اختیار کیا گیا ہے یعنی صرف اجراے لفظ مقصود ہے معنون کا
لحاظ نہین ہے مین نہین سمجھتا کہ اس قسم کے کلمات کفریہ کا بولنا اور معنون کا لحاظ نکرنا
کس نے درست کہا ہے۔ کیا رسول صلعم کی رسالت کا اقرار جب ہی پورا ہوگا کہ آپکو
خدا سمجھے اور آپکا مولود کرے۔ غالباً مولف رسالہ حنفی صاحب ہونگے۔ لہٰذا گذارش
ہے کہ اس قسم کے کلمات کا تلفظ امام ابو حنیفہ رحمہ کے قول سے ثابت کرین۔ علی
التنزل کتب فقہ مثل قنیہ منیہ ہی سے ثابت کر دکھائین۔ مولانا شہید پر تو وہ
اعتراض لایعنی اور اپنے اوپر السیی نسیانی سے چون خدا خواہد کہ پردہ کس دردش
میلش اندر طعنۂ پاکان برد ❊ واضح ہو کہ مسئلہ وحدۃ وجود ظاہر البطلان
من الاحادیث والقرآن ہے جو شخص کہ خدا اور رسول پر ایمان لا چکا اوسکو شطحیات صوفیہ
کے درپے ہونا کیا ضرور ہے اگر شطحیات صوفیہ پر عمل کرنا منظور ہے تو اللہ و رسول
اور قرآن حدیث کا نام لینا کیا ضرور ہے باعلی صوت انا الحق کہے اس سرکار انگلشیہ مین
ہر شخص کو پورے طور پر آزادی حاصل ہے پھانسی اور سولی دیے جانیکا خوف

# ایقاظ

ماشاء اللہ باوجود عقائد شرکیہ و اعمال الحادیہ دعوی اتباع اور محبت رسولؐ ہے
کیا رسول نے یہی حکم کیا ہے کہ مجھے خدا کہو اور میری تعریف خدا کی سی کرو کیا محبت
رسولؐ اسی مین ہے کہ آپکا مولود کرے اور آپ کے جملہ امور فرمودہ سے اعراض
کرے کیا رسولؐ نے یہی حکم کیا ہے کہ میری ولادت کی ایک مجلس کرو اور اوس مین
بوقت ذکر ولادت دست بستہ کھڑے ہو جاؤ کیا محبت آنحضرتؐ صرف مولود ہی مین
ہے جو ناحق منکرین پر وار چلایا جاتا ہے کیا مولود کی دلیل یہی ہے کہ علماء حرمین
اور علماء فرنگی محل کا عمل ہے کیا کفر ذنب زنا یہی مولود ہی ہے جو رنڈیان تک مولود
کرتی ہین کیا آپ کی اتباع اسی مین ہے کہ شاہ مینا کی مزار پر رقص طوائف مین شامل ہو
کیا رسولؐ نے یہی حکم دیا ہے کہ محرم مین حسین باڑہ کی روشنیان دیکھنا پھرے
کیا محبت رسولؐ اسیمین ہے کہ کاکوری کے عرس مین شامل ہو کر زردے اور پلاؤ
کی قابین اوڑاوے کیا محبت آنحضرت اسیمین ہے کہ آپکے مناقب اور فضائل مین
رسالے لکھے اور آپ ہی کی آل پر تہمتین لگاوے اور اونکو مورد لعنت ٹھیراوے کیا مجلس
مولد کذائی بدعت نہین ہے جو منکرین مورد طعن ٹھیرائے جاتے ہین کیا حدیث
ان اللہ جمیل یحب الجمال نظر سے نہین گذری جو ناحق آنحضرتؐ کے ایک متبع خالص پر
حسد اور حقد ظاہر کیا جاتا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام نہین تھے
جو اعتراض لایعنی اور کلام بےمعنی کیا جاتا ہے باوجود ارتکاب معائب شتّی و سفوات
لاتحصی ناحق ایک متبع سنت اور ماحی بدعت پر اعتراضات بیہودہ اور خدشات
مردودہ کئے جاتے ہین ایسے محب رسول کو برا کہنا گویا رسولؐ کو برا کہنا ہے

کہ آنحضرت صلعم کا یہ قول کہ خدا نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور میرے نور سے کل چیزیں
پیدا ہوئیں یہ حدیث جھوٹی ہے احمد بن یوسف نے اسکو وضع کیا ہے حافظ ذہبی میزان
الاعتدال فی نقد الرجال میں فرماتے ہیں احمد بن یوسف المنبجی لا یعرف واتی بخبر کذب قال
ابو نعیم فی امالیہ ثنا محمد بن محمد بن عمرو بن زید املاء ثنا احمد بن یوسف ثنا ابو شعیب
صالح بن زیاد السوسی ثنا الهیثم بن جمیل ثنا ابو معشر عن المقبری عن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقنی اللہ من نورہ وخلق ابا بکر من
نوری وخلق عمر من نور ابی بکر وخلق امتی من نور عمر وعمر سراج اهل الجنة قال ابو
نعیم هذا باطل مخالف لکتاب اللہ ثم اخذ ابو نعیم یتکلم علی رجالہ بکلام غیر
صفید فقال ابو معشر ترک ولم یخرجا لہ واما ابو شعیب فمتروک متفق علی
ترکہ وکذلک الهیثم ولم یخرج عنہ شئ فی الصحیحین قلت ما حدث بہ واحد
من ثلثة وانما الآفة عندی فیہ من المنبجی انتھی۔ اگر مولف صاحب یہ عذر کریں کہ
یہ طریقہ ہمارے طریقہ کے مغائر ہے تو کہا جاویگا کہ جس طریقہ کو آپنے بیان کیا ہے
اوسکو مع اسناد و حوالہ کتاب نقل فرماتے تاکہ دیکھا جاوے کہ آپ کا دعوی صحیح ہے
یا غلط ہے اس روایت سے تو آپکا نور خدا سے پیدا ہونا باطل ہے اگر آپ کوئی صحیح
حدیث پیش کریں تو ہمیں اوسکے قبول سے انکار نہیں ہے مگر اسقدر ضرور کہا جاویگا
کہ آپکا نور خدا سے پیدا ہونیکا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ خدا تعالی نے اپنے
نور سے نکالکر آپکے نور کو پیدا کیا فان ذاتہ تبارک وتعالی منزہ عن الزیادة
والنقصان ومن ادعی خلافہ فعلیہ البرهان من الاحادیث والقرآن۔ بلکہ اسکا مطلب
یہ ہوگا کہ خدا تعالی نے بلا واسطہ غیر اپنی تجلی سے پیدا کیا ۔

تو آپ کے نور نے انوار انبیا کو چھپا لیا پس عرض کیا اونھون نے کہ خداوندا یہ کون ہے جس نے ہمارے انوار کو چھپا لیا تو خدا نے فرمایا کہ یہ نور محمد کا ہے اگر اسپر ایمان لاؤ تو مین تمکو نبی کرون سب نے کہا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پس خدا نے فرمایا کہ ہم گواہ ہوے تمہارے اور یہی معنی اس آیت کریمہ کے ہین واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق

## ان دعاوی پر بحث

پہلے دعوے پر یہ بحث ہے کہ نورہ سے نور خدا نہین مراد ہے بلکہ مراد اس سے ہدایت ہے بدلیل قولہ تعالی فی آخر تلک الآیۃ یھدی اللہ بنورہ من یشاء قرآن شریف مین بہت جگہہ نور سے مراد ہدایت ہے۔ منہا قولہ تعالی اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ ومنہا افمن کان میتا فاحییناہ وجعلنا لہ نورا ومنہا ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا۔ یا مراد اس سے قرآن شریف ہے بدلیل قولہ تعالی قد جاءکم من اللہ نور علی حد التفاسیر وعلی التقدیرین تفسیر مولف رسالہ غلط ٹھیری کیونکہ وہ تفسیر اسی امر پر مبنی ہے کہ مراد نورہ سے نور خدا ہے فصار ھذا التفسیر من قبیل بناء الفاسد علی الفاسد اور نیز مولف رسالہ کی تفسیر تمثیل نہین صحیح ہے کیونکہ نور خدا اور نور محمدی دونون غیر محسوس ہین اور تمثیل غیر محسوس کی غیر محسوس کے ساتھ نہین درست ہے ماشاء اللہ کیا تعریف مجہول بالمجہول ہے یہان خدا تعالی کو ہدایت کی شفافیت بالحسنی کو نور ظاہری سے تمثیل دیکر سمجھانا مقصود ہے اور لفظ مشکوۃ او مصباح اور زجاجہ وغیرہ صرف بلحاظ کمال ضرور اختیار فرمایا ہے اگر نورہ سے نور خدا مراد لیا جاوے جیسا کہ

ان کل حسد اور بغض اور عناد کا یہی سبب ہے کہ آنجناب سلالہ خاندان مصطفوی
نے اپنی قوت علمی اور مالی کے زور سے ان مبتدعین کی پوری پوری خبر لی یہ لوگ
جب دلائل واضحات اور حجج ساطعات کے مقابلہ سے عاجز آگئے تو گالیان دینی
شروع کردین اذا یئس الانسان طال لسانہ کوئی مضمون لکھو علمی اگر دعوی
لیاقت ہے + مغالطہ گالیان دینی بھلا کوئی شرافت ہے +

## دعاوی صلہ

پہلا دعوی یہ ہے کہ آیۃ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا
مصباح کی یہ تفسیر ہے کہ مراد چراغ سے نور محمدی ہے اور مراد قندیل سے آپکا
وجود شریف ہے دوسرا دعوی یہ ہے کہ نور محمدی اصل نور خداوندی ہے۔
تیسرا دعوی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نور کو آنحضرتؐ کے جسم اطہر مین روشن کیا
یہ دونون دعوے اوسی تفسیر سے ثابت کیے ہین اسکے بعد یہ عبارت ہے۔
نظم جلوہ نورش نمود و نور احمد نام ساخت + پس بود احمد احد از روے
این گفتار ما + انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری و قد جاءکم من اللہ نور چوتھا
دعوی یہ ہے کہ نبوت آنحضرتؐ کی درمیان ملائکہ اور ارواح انبیاء کے معلوم تھی
بلکہ آپ کی روح مبارک ملائکہ اور انبیاء کو فیض پہونچاتی تھی اور نیز آپ کی روح تمام
آدم پر مبعوث تھی اور آپ اوس عالم مین علانیہ مرسل تھے اور ہوسکتا ہے کہ
السابقون الاخرون سے یہی اشارہ ہو پانچوان دعوی یہ ہے کہ خبر مین آیا
ہے کہ جب آنحضرتؐ کا نور پیدا کیا گیا نکلے اوس سے انوار انبیاء کے پس خداتعالی
نے حکم کیا آپ کو کہ ان انوار کی طرف نظر کر جب آپنے اون انوار کی طرف نظر کی

حجت ہے یا نہیں تا وقتیکہ اسناد صحیح نہو لے گی آیۃ مذکورہ کی تفسیر صحیح ہو گی موضح القرآن
مین ہے کہ اللہ تعالی نے اقرار لیا نبیونکا یعنی نبیون کے مقدمہ مین بنی اسرائیل
سے اقرار لیا انتہی و یوئدہ قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم
و اوفوا بعہدی اوف بعہدکم و قولہ و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب
لتبیننہ للناس و لا تکتمونہ والتفصیل فی التفسیر الکبیر للامام فخر الدین الرازی

## دعاوی طوامع حاشیہ

پہلا دعوے یہ ہے کہ سلف صالحین اور علماے حرمین شریفین بارہوین ربیع الاول
کو قصہ مولد شریف پڑہتے ہین۔ دوسرا دعوی یہ ہے کہ منکرین محفل مولد شریف
اہالیان حرمین شریفین اور سلف صالحین اور صحابہ کرام اور خاتم النبیین کے قول
و فعل پر اعتراض کرتے ہین اور بیدہڑک اس محفل مولد کو کنہیا کے جنم سے مشابہت
دیتے ہین یہ لوگ آیۃ ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق ہین تیسرا دعوی یہ ہے
کہ مجلس مولد بدعت حسنہ بھی نہین ہے چہ جاے کہ بدعت سیئہ ہووے
کیونکہ اسکا ثبوت آیۃ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سے ثابت ہے چوتھا
دعوی یہ ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب نے کل انبیاء علیہم السلام کو چمار سے
بدتر ٹھیرایا پانچوان دعوے یہ ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب نے رسول صلعم کو
اپنا بڑا بھائی قرار دے لیا ہے ✦

## ان دعاوی پر بحث

پہلے دعوے پر یہ بحث ہے کہ عمل سلف صالحین اور علماے حرمین شریفین
حجج شرعیہ سے نہین ہے ہان وہ عمل ان حضرات کا البتہ مانا جاویگا جو موئد

زعم امام غزالی علیہ الرحمہ کا ہے تو بھی تفسیر مولف نہین صحیح ہوگی کیونکہ اس تقدیر پر
بھی وہی تمثیل غیر محسوس کی غیر محسوس کے ساتھ لازم آتی ہے وھذا کما تری
سر دست اسیقدر پر اکتفا کیا گیا جسوقت مولف صاحب اسکے جواب سے یاد فرمادینگے
اوسوقت پوری تقریر جو اس آیت کے متعلق ہے لکھی جائیگی۔ دوسرے دعوے
پر یہ بحث ہے کہ ابتک نور محمدی کا ثبوت حیز خفا مین ہے بالفرض اگر ثابت بھی ہو تو
اوسکو اصل نور خداوندی کہنا الحاد اور کفر ہے اسکا بطلان اوپر مفصلا گذر چکا ہے
ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر تیسرے دعوے پر
یہ بحث ہے کہ اسکا بطلان تقریر سابق سے ظاہر ہے انا من نور اللہ کا بھی بیان
بتفصیل گذر چکا ہے۔ چوتھے دعوے مین چار امر مذکور ہین اون سب کو
بدلائل شرعیہ ثابت فرماوین دوسرے امر کا خلاف ہونا امام رازی کی تقریر سے ثابت
ہوتا ہے تفسیر کبیر مین فرماتے ہین ثبت بالشواھد العقلیۃ والنقلیۃ ان الانوار
الحاصلۃ فی ارواح الانبیاء مقتبسۃ من الانوار الحاصلۃ فی ارواح الملائکۃ
قال تعالی ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ وقال نزل بہ الروح
الامین علی قلبک وقال نزلہ روح القدس من ربک بالحق۔ وقال تعالی ان ھو
الا وحی یوحی علمہ شدید القوی والوحی لا یکون الا بواسطۃ الملائکۃ فاذا جعلنا
ارواح الانبیاء اعظم استنارۃ من الشمس فارواح الملائکۃ التی ھی کالمعادن
لانوار عقول الانبیاء لابد وان تکون اعظم من انوار ارواح الانبیاء ولان
السبب لابد ان یکون اقوی من المسبب انتھی۔ پانچوین دعوے پر یہ بحث
ہے کہ جس خبر کو آپنے نقل فرمایا ہے اوسکی اسناد لکھئے تا دیکھی جاوے کہ قابل

یہ بحث ہے کہ منکرین محفل مولد شریف کا اعتراض کرنا اہالیان حرمین شریفین کے
عمل پر علی الاطلاق غلط ہے ہان جو عمل کہ بعد انقضاے عصر صحابہ ثابت ہے
اوسپر البتہ اعتراض ہے اور یہ کوئی جاے اعتراض نہین ہے کیونکہ یہ عمل حجت
نہین ہے جیساکہ اوپر مذکور ہوا رہا یہ قول کہ منکرین مولد معاذ اللہ صحابہ اور
آنحضرتؐ کے قول وفعل پر اعتراض کرتے ہین محض اتہام بیجا ہے یہ خصلت آجکل
کے مولویون اور حنفیون مین البتہ پائی جاتی ہے دیکھو آپ کی صحیح صحیح
حدیثون پر اعتراض اور اونپر انکار کیا جاتا ہے اور اونکے عاملین کو طرح طرح
کی تکلیفین پہنچائی جاتی ہین اور جدید جدید خطابون سے پکارے جاتے ہین اور
خدا کی مسجدون سے نکالے جاتے ہین آیۃ ومن اظلم ممن منع مساجد
اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا سے ان حضرات کو کچھہ ڈر نہین ہے
آپ انصاف کی نظر سے فرمائے کہ معترض اور منکر آپ کے فعل اور آپ کے صحابہ
کے فعل پر کون ہین اہلحدیث یا اہلمقلدین۔ جب محفل مولد کا ثبوت نہین ہے بلکہ بمذہب
حق بدعت ہے تو کنہیا کے جنم سے مشابہت دینے مین کیا گناہ ہے یہ رسم مولد
انہین ہنود اور نصارا کی موافقت سے نکلی ہے نصاری بھی حضرت عیسی علیہ السلام کا
مولود کرتے ہین علی ہذا القیاس۔ اہل فارس بھی نوروز عامہ مین حضرت آدم علیہ السلام
مولود کرتے ہین اس وجہ سے کہ آپ کی پیدایش اسی دن مین ہے یہ رسم مولد
اکثر فرقہ باطلہ مین ہے اس رسم کو دیکھا دیکھی ان مولویون نے بھی اختیار کرلی
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم اخرجہ ابو داؤد
وصححہ ابن حبان وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم لتتبعون سنن

بالبرہان ہوگا اور عمل اہل مدینہ اور اہل مکہ کا جو زمانہ خلفاء راشدین یا کسی اور صحابہ کے زمانہ میں ثابت ہوگا مانا جاویگا بعد انقضاے عصر صحابہ اونکا قول و فعل حجت نہیں ہے حافظ ابن القیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں عمل اہل المدینۃ الذین یحتج بہ ما کان فی زمن الخلفاء الراشدین اما عملہم بعد موتہم و بعد انقضاء عصر من بہا من الصحابۃ فلا فرق بینہ و بین عمل غیرہم والسنۃ تحکم بین الناس لا عمل احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائہ انتہی علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا قال الداؤدی ھذا فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقرن الذی کان فیہم والذین یلونہم خاصۃ لانہ کان الامر مستقیما و قال القرطبی و فیہ تنبیہ علی صحۃ مذہبہم وسلامتہم من البدع وان عملہم حجۃ کما رواہ مالک قلت ھذا انما کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین الی انقضاء القرون الثلثۃ وھی تسعون سنۃ واما بعد فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی زماننا ھذا علی ما لا یخفی انتہی۔ اور ملا علی قاری ہروی حنفی مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔ لو ادرک الاولون ما انتہی الیہ الاخرون کما علیہ اہل زماننا الغافلون لعلموا بحرمۃ المجاورۃ فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرۃ الجہل و قلۃ العلم و ظہور المسکرات وفشو البدع والسیئات و اکل الحرام والشبہات انتہی اور ظاہر ہے کہ محفل مولد بعد انقضاے عصر صحابہ بہت پیچھے نکلی ہے پس اسکا ثبوت بعمل علماے حرمین شریفین نہیں ہو سکتا ہے۔ دوسرے دعوے

پھر کہان سے معلوم ہوا کہ مولانا شہید نے آنحضرت صلعم کو چمار سے بدتر ٹھیرایا
ان عبارات منقولہ سے چمار سے بدتر ہونا ثابت ہوتا ہے یا افضل المخلوق
ہونا انصاف کو راہ دینا چاہیئے نہ اعتساف کو تیسرے یہ کہ یہ حقارت مفہومہ
بمقابلہ شان باری عز اسمہ ہے اور اسمین کچھ شک نہین کہ شان خدا کے مقابل
تمامی مخلوق محض لاشئے ہے اگر مولانا نے چمار سے زیادہ ذلیل کہا تو کیا گناہ کیا
خدا کی عظمت اور جلالت ذاتی ہے۔ اور رسول کی عرضی۔ پھر عرضی کو ذاتی سے
کیا نسبت ہے رسول کی شان مین بالمؤمنین رؤف رحیم وغیرہ صفت آئی ہین
تو اوسکے ساتھ خدا نے آپکو یہ بھی سنا دیا ہے لئن اشرکت لیحبطن عملک وقال
ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین
مولانا شہید نے تو بزعم آپ کے چمار ہی سے ذلیل بتایا صاحب عوارف المعارف
اور صاحب فوائد الفواد نے تو یہ لکھا ہے کہ آدمی کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک
تمام آدمی اور تمام خلق اوسکے نزدیک اونٹ کی مینگنیون کی مانند نہون امام غزالی نے
کیمیا سعادت مین لکھا ہے کہ علم انبیا کا مخصوص ہے بمقابلہ علم فرشتون کے اور علم
ان سبکا اگر ساتھ علم خدا کے نسبت کیا جاوے تو لائق نہوا اوسکو علم کہا جاوے
پس مولف رسالہ پر لازم ہے کہ ان حضرات صوفیہ پر بھی اعتراض جمائین حضرات اول پر
یہ اعتراض کرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اونٹ کی مینگنی کے مانند
کہا اور دوسرے حضرت پر یہ اعتراض کرین کہ آنحضرت کو جاہل قرار دیا الحاصل آپکی
حقارت و ذلت مقابل شان باریتعالی منافی آپکی عزت و منقبت کو نہین ہے
پس حقارت مقیدہ کو مطلق سمجھنا نہایت بے انصافی ہے ⁂ پانچوین دعوے سے

قیلکم شبر البشبر اذ راعا بذ راع اخرجہ البخاری فی صحیحہ  تیسرے دعوے پر
یہ بحث ہے کہ آیۃ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سے مولوی کو کیا علاقہ
اور نسبت ہے اس آیت مین تو مطلق خلقت انسان کی احسنیت کا بیان ہے
اور یہ یقینی امر ہے کہ آنحضرتؐ کی خلقت جمیع انسان سے احسن ہے پر یہ
احسنیت مستلزم مولوی کو نہیں ہے فما ابعد الدعوی وما اعسر المعنی۔
چوتھے دعوے پہ یہ بحث ہے کہ مولانا شہید کی عبارت ہذا (خدا کی شان
کے سامنے ساری مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی چمار سے زیادہ ذلیل و خوار ہے)
سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی حقارت نہین سمجھی جاتی ہے
تین وجہ سے ایک تو یہ کہ اصول فقہ مین یہ قاعدہ مرقوم ہے کہ لازم المذہب
لیس بمذہب یعنی لازم مذہب مذہب نہین ہے۔ نظیر اسکی مسئلہ استوا علی العرش
ہے مذہب استوا پر خدا کا ذو جسم و ذو جہتہ ہونا لازم آتا ہے پس قائلین استوا
پر یہ لازم اونکا مذہب نہین کہا جاویگا ورنہ لازم آویگا کہ آئمہ اربعہ وغیرہ سلف صالحین
جو استوا کے قائل ہین اونکو مجسمہ کہا جاوے واللازم باطل فالملزوم
مثلہ فثبت حق المذہب دوسرے یہ کہ مولانا شہید نے تقویۃ الایمان مین جابجا آنحضرت صلعم کی
تعریف بعبارت شتی بیان کی ہے کہین پر اپنے یہ لکھا ہے کہ آپ سارے جہان کے سردار ہین اور
خدا کے نزدیک اونکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور کہین پر یہ لکھا ہے کہ آپ تمام آدمیون سے افضل ہین کیف ہو
رسالے بھی صفحہ ۲۵ مین اس عبارت کو نقل کیا ہے اور نیز خطبہ مین آپ کی بڑی تعریف لکھی ہے
کما لا یخفی علی ناظری تقویۃ الایمان علاوہ اسکے معاذ اللہ مولانا شہید منکر رسالت
نہ تھے بلکہ آپ ہی کی اتباع پر جان نثار تھے تقویۃ الایمان اس پر شاہد عدل ہے

خود قرآن شریف مین فرماتا ہے انما المؤمنون اخوۃ یعنی مسلمان سب آپسمین بھائی
ہین اور ظاہر ہے کہ اس آیت مین کل مومن خواہ انبیا ہون خواہ اولیا یا اور کوئی سب
داخل ہین پس آنحضرتؐ کو بڑے بھائی کہنے مین کیا عیب اور گناہ ہے دیکھو
خدا تعالی نے کافرون کو انبیا کا بھائی ٹھیرایا ہے قال والی عاد اخاہم ھودا
وقال والی ثمود اخاہم صالحا وقال والی مدین اخاہم شعیبا تعجب ہے کہ کفار
انبیاء کے بھائی ٹھیرین اور مسلمان لوگ اخوت انبیا سے انکار کرین یہ کمبختی نہین ہے
تو کیا ہے۔ مولانا شہید کے بڑے بھائی کہنے پر انکار ہے تو یہ انکار خدا و رسول کا
جاتا ہے مولویون کو اگر اخوت انبیاء سے انکار ہے تو کیا اخوت دجاجلہ و شیاطین کا
اقرار ہے چونکہ موحد ہونگے وہ بیشک رسولؐ کے ساتھ یہ اعتقاد رکھینگے
کہ وہ ہمارے بڑے بھائی ہین اور وہ تمام لوگون سے افضل ہین انکی پیروی
ہمپر فرض اور واجب ہے اور آپ کی تعظیم اوسیقدر کرینگے جسقدر خدا تعالی
نے اور خود اوسکے رسول نے اجازت دی ہے۔ اور جو توحید مین کچے ہین وہ آپکو
خدا کہین یا جو چاہین کہین باوجودیکہ آنحضرتؐ اپنی حد سے زیادہ تعریف کرنے سے
بہت منع فرما گئے۔ اور فرما گئے کہ مجھکو حد سے نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاری نے
عیسی کو حد سے بڑھا دیا۔ مگر ان دغابازون نے آپکو ایسا بڑھایا کہ عین خدا
کہنے لگے بعض ملحدون نے تو یہ حدیث آپ کی طرف نسبت کردی ہے کہ آپنے
فرمایا کہ انا احمد بلا میم یعنی مین احمد بلا میم ہون یعنی مین ہی احد یعنی خدا ہون
قال اللہ تعالی لا تغلوا فی دینکم نصارا اسی غلو کے سبب سے مورد غضب الہی
ہوئے۔ پر ان مولویون کو ذرا بھی حیا و شرم نہین اور اولٹے موحدین پر

یہ بحث ہے کہ بیشک مولانا شہید نے جملہ انبیاء کو اپنا بڑا بھائی قرار دیا ہے چنانچہ
تقویۃ الایمان میں آپ فرماتے ہیں کہ انسان آپسمیں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو
وہ بڑا بھائی ہے سو اوسکی بڑے بھائی کیسی تعظیم کیجئے اور مالک سبکا اللہ ہے
بندگی اوسکو چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیاء امام امامزادہ
پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور
بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اونکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے
انتہی بقدر الحاجۃ ۔ اس عبارت کو بعد ایک حدیث کے لکھا ہے وہ حدیث
یہ ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائیشہ رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین
اور انصار میں بیٹھے تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اوس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو
سو اونکے اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہیں جانور اور
درخت سو ہمکو تو ضرور چاہیئے کہ تمکو سجدہ کریں سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی
اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی انتہی ۔ اور لفظ اس حدیث کا اسکے پہلے یہ ہے
اخرج احمد عن عائیشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر
من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ
یسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم
واکرموا اخاکم اب ناظرین خیال فرماویں کہ آنحضرت کو بڑے بھائی کہنے میں
کیا آپ کی حقارت ہے ۔ جب آنحضرت تمام لوگوں سے افضل ہیں تو آپ کل بھائی
مسلمان میں بڑے بھائی ہوئے ۔ یہ مضمون مولانا شہید نے کچھ اپنی طرف سے
نہیں لکھا ہے بلکہ خود یہ حدیث اکرموا اخاکم اسپر دال ہے ۔ اور خدا تعالی

رسالت سے انکار کرکے مجسم خدا کہین تو کون اونکے منہہ پر ہاتھ رکھتا ہے دوسرے
طعن پر یہ بحث ہے کہ یہ طعن محض پوچ ولچر ہے حضرت عیسیٰ کو خدا کے بیٹا ٹھیرانے
مین اور آنحضرتؐ کے بھائی کہنے مین کیا علاقہ ہے ہان آنحضرتؐ کو خدا اسکا بھائی
کہا جاتا تو البتہ قول نصاریٰ سے علاقہ پایا جاتا۔ کیا آنحضرتؐ کو بھائی کہنا شرک ہے
جو نصارا کے ساتھہ تشبیہ دیجاتی ہے اگر آنحضرتؐ کو بھائی کہنے مین شرک لازم آتا
ہے تو کیا آپکو خدا کہنے مین شرک جاتا رہیگا۔ لو آنحضرتؐ کو خدا کہنا اور پیرون
سے حاجتین طلب کرنا اور قبرون پر سجدہ کرنا تو شرک نہوا اور آنحضرتؐ کو بھائی کہنا
شرک ہو یہ عجیب اندہیر اور عقل کا پھیر ہے۔ تیسرے طعن پر یہ بحث ہے
کہ اخوت دینی موجب ارث نہین ہے بلکہ اخوت نسبی باعث ارث ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین اخوت دینی ثابت کی جاتی ہے پس طعن باعث لعن نہین
ہے تو کیا ہے اور نسبی وراثت مال مین ہوتی ہے نہ نبوۃ اور علم اور فضل مین اسمین
اخوت نسبی بھی غیر معتبر ہے چہ جائے کہ اخوت دینی غنیمت ہے کہ اخوت دینی کو
باعث ارث قرار دیا ہے اگر حدیث لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم کا انکار
کرکے اخوت غیر دینی کو بھی باعث ارث ٹھہرادے تو کون مزاحمت کرسکتا ہے۔
چوتھے طعن پر یہ بحث ہے کہ آیۃ وما کان محمد ابا احد من رجالکم مین مطلق ابوت
کی نفی نہین ہے بلکہ وہ نفی مقید برجال ہے نفی علی الاطلاق کی تقدیر پر لازم آویگا
کہ معاذ اللہ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ وصاحبزادہ حضرت ابراہیم رضؓ وغیرہما من الاولاد
الامجاد آپ کے اولاد نہ تھے اور آپ انکے باپ نتھے واللازم باطل فالملزوم
مثلہ اور نیز نفی ابوت مستلزم نفی اخوت کو نہین ہے دیکھو نفی ابوت زید

اعتراض کرتے ہین اب ایک مختصر اعتراض ہمارا مولف رسالہ پر یہ ہے کہ آیۃ انما المؤمنون
اخوۃ مین آنحضرتؐ داخل ہین یا نہین لشق اول فکیف الاعتراض و لشق ثانی وجہ
عدم دخول بیان فرمائے - اور یہ بھی یاد رہے کہ درمیان ایمان اور کفر کے کوئی مرتبہ
نہین ہے اور بعض جو مرتبہ متوسط کے قائل ہین وہ فسق ہی کو مرتبہ متوسط قرار دیتے ہین

## مطاعن حاشیہ صفحہ ۱۹

پہلا طعن یہ ہے کہ غنیمت ہے جو کنھیا کے جنم سے تشبیہ دی اگر تقبیل حجر اسود کو
ہنود ان کی پوجا کہدین تو کون زبان پکڑتا ہے دوسرا طعن یہ ہے کہ نصارا
نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا ٹھیرایا انھون نے اونکے رسول کو اپنا بھائی بنا لیا -
تیسرا طعن یہ ہے کہ جب آنحضرتؐ بڑے بھائی ٹھیرے تو گویا نصف نبوت مین شریک
ہوے اور نیز نصف جائداد کا دعوی کرنا چاہئے چوتھا طعن یہ ہے کہ ما کان محمد
ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے ابوت کی نفی نکلتی ہے
اور ابوت کا درجہ اخوت سے اعلی ہے پس جب قرآن مین نفی ابوت کی ہے تو آنحضرتؐ
کسی کے بڑے بھائی کیون ہونے لگے یہ قرآن کو بغل مین داب کر بھائی بن بیٹھے ؛

## ان مطاعن پر بحث

پہلے طعن پر یہ بحث ہے کہ یہ طعن جب صحیح ہوتا کہ مولد شریف کا ثبوت مثل ثبوت
تقبیل حجر اسود ہوتا اور ظاہر ہے کہ ثبوت اس مجلس مولد کا ادلہ شرعیہ سے نہین ہے
بلکہ کل بدعت ضلالت مین داخل ہے غنیمت ہے کہ ابھی تک حضرت ہی کا مولد
کرتے ہین اگر نصارا کی طرح سے حضرت عیسی علیہ السلام کا بھی مولد کرنے لگین تو کون
منع کر سکتا ہے غنیمت ہے کہ آنحضرتؐ کی رسالت کو تسلیم کر کے ہمین خدا کہتے ہین اگر

کھڑے ہوکر فاذکر اللہ قیاما وقعودا سے ثابت ہے **تیسرا** دعوی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اپنی ولادت کے شکریہ کا روزہ رکھتے تھے اور حضرت بلالؓ کو بھی اس روزہ کا حکم دیا ہے پس مولد بھی درست ہوا کیونکہ مولد سے آپ کی ولادت کی خوشی منظور ہوتی ہے **چوتھا** دعوی یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام عاشورہ کو روزہ رکھتے تھے کیونکہ حضرت موسیٰ کی نجات اور غرق فرعون کا بھی روز ہے آنحضرت بھی اس دن کو روزہ رکھتے تھے پس اس قصہ سے مولود بھی درست ہوا

## ان دعاوی پر بحث

**پہلے** دعوے پر یہ بحث ہے کہ استدلال مولد کا ان آیات خمسہ سے غیر صحیح ہے لیکن پہلی دو آیتوں سے پس اسلیے کہ مراد نور سے ہدایت اور قرآن ہے بالفرض اگر نور سے آنحضرت ہی مراد ہوں تو بھی دلیل مولد نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ مطلب اس تقدیر پر یہی ہوا کہ تمھارے پاس رسول آئے اور مجرد رسول کا آنا دلیل مولد کیونکر ہوئی وقس علیہما الایۃ الثالثۃ۔ لیکن آیت تعزروہ وتوقروہ سے پس اسلیے کہ اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی مدد اور ادب کیجاوے آپ کی مدد یہی ہے کہ احیاے سنت اور اماتت بدعت کرے اور آپ کے ادب سے یہ مطلب ہے کہ آپ کی حدیث کو کسی احبار اور رہبان کے قول سے رد نہ کرے قال اللہ تعالی لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی نہ یہ معنے ہیں کہ آپ کو عین خدا ٹھیراوے اور آپ کی حدیثوں سے انکار کرے اور آپکا مولود کرے۔ بھلا اس آیت کو مولود سے کیا علاقہ اور نسبت ہے۔ علی ہذا القیاس آیۃ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا سے بھی مولود نہیں ثابت ہوتا ہے اور بیشک یہ

مستلزم نفی اخوت کو نہین ہے اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ یہ سب اعتراضات اسوقت
عائد ہوتے ہین کہ جب ابوت حقیقی کی نفی مراد لی جاوے۔ اور جسوقت مطلق ابوت کی
نفی مراد لی جاوے اگرچہ مجازاً ہو اوسوقت یہ اعتراضات نہون گے اور اس تقدیر
پر نفی علی الاطلاق صحیح ہوگی تو کہا جاویگا کہ اصول کا یہ مسئلہ ہے کہ متی امکن العمل
بالحقیقة سقط المجاز یعنی جب لفظ کی معنی حقیقی بن سکتی ہون معنی مجازی مراد لینا
جائز نہین اور یہان معنی حقیقی کے مراد لینے سے کون مانع ہے اور بر تقدیر تسلیم
جواز کہا جاویگا کہ غایت ما فی الباب اس آیت سے یہی ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کو مجازاً
بھی اب نہ کہنا چاہیئے مگر نفی اس ابوت مجازی سے نفی اخوت دینی کی کیونکر ہوسکتی
ہے اسلیے کہ اخوت دینی بآیۃ انما المؤمنون اخوۃ ثابت ہے اور نیز آنحضرتؐ نے
زید بن حارثہ کو اخونا و مولانا فرمایا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین مذکور ہے چونکہ حسن
سلوک مین نسبت اخوت کی ہوتی ہے نہ نسبت ابوت کی لہذا خدا تعالی نے ابوت کی
نفی کی پس نفی ابوت ہذا سے بھی نفی اخوت ما نحن بصدده کی نہین ثابت ہوئی
اور حدیث مین آیا ہے فلیتاصل حق التامل فانک لا تجد من غیرنا ھذا انشاءالله تعالے

## دعاوی ص۲۰

پہلا دعوی یہ ہے کہ آیۃ لقد جاءکم من الله نور اور آیۃ یا ایها الناس قد
جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا اور آیۃ لقد جاءکم رسول
اور آیۃ وتعزروه وتوقروه اور آیۃ قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فلیفرحوا
سے مولود کرنا ثابت ہے دوسرا دعوی یہ ہے کہ قیام مولد مین آنحضرتؐ پر درود
وسلام بھیجا جاتا ہے اور آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجنا منجملہ عبادات ہی اور عبادت

عید ٹھیرانا عادت اہل کتاب کی ہے و یؤید ھذا ما افادہ الحافظ ابن القیم فی
زاد المعاد فی بحث فضیلۃ لیلۃ الاسراء قال ولیس اذا اعطی اللہ نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم فضیلۃ فی مکان او زمان یجب ان یکون ذلک الزمان والمکان
افضل من جمیع الامکنۃ والازمنۃ ھذا اذا قدر انہ قام دلیل علی ان انعام
اللہ تعالی علی نبیہ لیلۃ الاسراء کان اعظم من انعامہ علیہ بانزال القرآن
لیلۃ القدر وغیر ذلک من النعم التی انعم علیہ والکلام فی مثل ھذا یحتاج
الی علم بحقائق الامور ومقادیر النعم لا تعرف الا بوحی ولا یجوز لاحد ان
یتکلم فیہا بلا علم ولا یعرف عن احد من المسلمین انہ نقل للیلۃ الاسراء
فضیلۃ علی غیرہا لا سیما علی لیلۃ القدر ولا کان الصحابۃ والتابعون
باحسان یقصدون تخصیص لیلۃ الاسراء بامر من الامور ولا یذکرونہا
ولہذا لا یعرف ای لیلۃ کانت وان کان الاسراء من اعظم فضائلہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومع ھذا فلم یشرع تخصیص ذلک الزمان ولا ذلک المکان
بعبادۃ شرعیۃ بل غار حراء الذی ابتدی فیہ بنزول الوحی وکان یتحراہ قبل
النبوۃ لم یقصدہ ھو ولا احد من اصحابہ بعد النبوۃ مدۃ مقامہ بمکۃ
ولا خص الیوم الذی انزل فیہ الوحی بعبادۃ ولا غیرہا ولا خص المکان الذی
ابتدی فیہ بالوحی ولا الزمان بشیء ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من
عندہ بعبادات لاجل ھذا وامثالہ کان من جنس اہل الکتاب الذین جعلوا
زمان احوال المسیح مواسم وعبادات کیوم المیلاد ویوم التعمید وغیر
ذلک من احوالہ وقد رای عمر بن الخطاب جماعۃ یتبادرون مکانا یصلون فیہ

کہ آنحضرتؐ رحمۃ للعالمین ہین مگر آپ کے ساتھ خوشی کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ آپکا مولود کرے - اگر اس آیت اور آیات سابقہ سے یہی طریقہ خوشی کا مراد ہوتا تو صحابہ کرام اول آپکا مولود کرتے اور نیز آنحضرتؐ لوگونکو اسکا حکم فرماتے اور نیز مجرد یہ خیال کہ آپ رحمۃ للعالمین ہین اور آپکا مرتبہ بہت بزرگ ہے تو آپ کی ولادت باسعادت کا دن بھی بزرگ ہوگا - ان مقدمات سے آپکا مولود کرنا نہین ثابت ہوتا ہے خدا تعالی کا فضیلت دینا آنحضرتؐ کو کسی امر کے ساتھ کسی زمان اور مکان مین اس امر کی دلیل نہین ہوسکتی ہے کہ ہم ہر سال اوسکو مثل عید کے بناکر خوشی کرین تاوقتیکہ شارع سے اس خوشی کا حکم ارشاد نہو - خدا تعالی نے آنحضرتؐ کو مختلف وقتونمین بہت سی فضیلتین عنایت کی ہین - مگر ساتھ اسکے آنحضرتؐ نے اون وقتون مین ہر سال خوشی کرنے کا حکم نہین دیا ہے اور نہ کسی صحابی سے اون وقتون مین خوشی کرنا مروی ہے - دیکھو بخاری مین یہ قصہ مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم لوگ اپنی کتاب مین ایک آیت پڑھتے ہو - اگر ہم گروہ یہود پر وہ آیت نازل ہوتی اور روز نزول کو جانتے ہوتے تو ہم لوگ اوسکے لئے ایک عید کا روز مقرر کرتے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ وہ کون آیت ہے اوس نے کہا کہ الیوم اکملت لکم دینکم با وجود اسکے نہ حضرت عمرؓ نے اور نہ کسی صحابہ نے اوس دن کو سال بسال عید کا دن مقرر کیا اور حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ آیت فلان دن اور فلان جگہہ نازل ہوئی تھی چنانچہ آپنے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفہ مین دن جمعہ کو اور ہملوگ آپ کے ساتھ واقف تھے یہ عادت یعنی پیغمبرونکے ایام مفضلہ کو

برابر قیام کیا جاتا اور اگر صرف اباحت قیام پر قناعت ہوتی تو احیانا اسکا تخلف بھی
وقت ذکر ولادت پایا جاتا مولف رسالہ کی یہ تقریر من قبیل یقولون بافواہھم
ما لیس فی قلوبھم اہل موالید کے نزدیک اس قیام مین دو امر ملحوظ ہین بعضونکا
یہ خیال ہے کہ آپ کی روح پاک تشریف لاتی ہے اور بعضونکا یہ خیال نہین ہے
بلکہ وہ صرف بموافقت اخوان اوٹھ کھڑے ہوتے ہین یہ دونون امر ممنوع ہین اول کا
ممنوع ہونا تو ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد باطل اور شرک ہے دوسرا امر بھی ممنوع ہے
کیونکہ یہ امر لغو ہوا اور ایسا فعل افعال مجانین سے شمار کیا جاتا ہے تان بعض اہل
موالید کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ قیام بنظر تعظیم آنحضرت کیا جاتا ہے تو ایسے یہ
گذارش ہے کہ اولاً تو قیام تعظیمی مین اختلاف ہی ہے - اور راجح یہی ہے کہ
بنص حدیث منہی عنہ اور رسم عجم ہے - بالفرض درست بھی ہو تو قیام تعظیمی کا
محل یہ ہے کہ وہ شخص جسکی تعظیم منظور ہے حاضر بھی ہو اور ظاہر ہے کہ محفل مولد مین
نہ آپ حاضر رہتے ہین اور نہ آپ کی روح پاک پھر تعظیم کس چیز کی کیجاتی ہے خاک
وپتھر کی اور اگر یہ خیال اہل موالید کا صحیح ہے تو اونکو ہر مجلس مین من اولہ الی آخرہ
قیام کرنا چاہئے کیونکہ بالخصوص وقت ذکر ولادت باسعادت کے سرور عالم کے
حاضر ہونے کی کوئی معنی نہین اور اگر اہل موالید کا یہ خیال ہے کہ آنحضرت م بالخصوص
وقت ذکر ولادت اوس مجلس مین حاضر ہوتے ہین اور جسطرح آپ ایکبار دنیا
مین وقت ولادت تشریف لائے تھے اوسیطرح پھر اوسوقت تشریف لاتے ہین جیسا کہ
اون اشعار سے جو اہل موالید وقت ذکر ولادت باسعادت پڑہا کرتے ہین اور کچھ
مولف نے بھی اونمین سے ص۱۸ مین نقل کیے ہین مثل ۵ آمد آمد سرور عالم کی ہے ۵

فقال ما هذا قالوا مكان صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
اتريدون ان تتخذوا آثار انبيائكم مساجد انما هلك من كان قبلكم بهذا
فمن ادركته فيه الصلاة فليصل والا فليمض انتهى - اس عبارت سے
مجلس مولد کی بیخکنی بخوبی ہوگئی امید ہے کہ اب مولودیے شرا وٹھاینگے اور رحمۃ
آیۃ مین مطلق مذکور ہے تو مولویون کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کا بھی مولود کیا کرین
کیونکہ اولاد بھی خدا کی رحمت ہین علی ہذا القیاس ہزارون چیزین خدا کی رحمت ہین
پس چاہیئے کہ ہر رحمت کے مقابل ایک طریقہ خوشی کا نکالین - مولف رسالہ نے
مولود کو ان آیات سے نصی کہا ہے کیا مسئلہ نصی کی یہی تعریف ہے کہ وہ
مسئلہ نصوص متعددہ سے ثابت ہو اور کسی صحابہ و تابعین اور تبع تابعین
اور ائمہ مجتہدین سے اوسپر عمل نہ پایا گیا ہو اور ساتھ اسکے آنحضرت نے
بھی کسیکو حکم نہ دیا ہو - واہ رے مسئلہ نصی اور واہ رے نص کے جاننے والے
ع برین عقل و دانش بباید گریست ٭ غنیمت ہے کہ چند ہی آیت سے استدلال
مولود کیا گیا اگر سارے قرآن پاک کو دلیل مولود کہدیوین تو کون روک سکتا ہے
دوسرے دعوے پر بحث ہے کہ آیۃ فاذکروا الله قیاما وقعودا سے یہ
قیام کذائی نہین ثابت ہوتا ہے اس آیت سے اسیقدر ثابت ہوگا کہ آپکے
فضائل کا بیان قیاما وقعودا دونون طرح پر درست ہے جیسے طریقہ وعظ
نصیحت کا ہے تخصیص قیام عین وقت بیان ولادت کیسے ثابت ہوئی اس
قیام مین یہ وجہ نہین ملحوظ ہے کہ عبادت قیاما بھی درست ہے اگر یہ وجہ
ملحوظ ہوتی تو مجلس مولد مین ابتدا سے آخر تک قیام کیا جاتا بلکہ ہر ایک عبادت مین

العوام من القيام عند ذكر وضع خير الانام عليه التحية والسلام ليس بشيء
بل هو مكروہ شیخ محمد شامی اپنی کتاب سیرۃ میں فرماتے ہیں جرت عادة كثير من المحبين
اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله
عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل له وتفصيل القيام والمولد في
المدخل لابن امير الحاج الحنفي تیسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا روز دوشنبہ کو اسوجہ سے نہ تھا کہ آپ دوشنبہ کو
پیدا ہوئے تھے روایت مسلم کی یہ ہے عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علی
اسمیں ذکر ولادت کا اتفاقی بتقریب ذکر روز دوشنبہ ہے جیسا کہ قاضی نے
شرح مسلم میں حدیث خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم
الحدیث کی شرح میں بیان کیا ہے قال الظاهر ان هذه القضايا المعدودة
ليست لذكر فضيلته الخ یعنی جمعہ کی فضیلت اسوجہ سے نہیں ہے کہ اسمیں آدم
علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں یا اسیطرح اور امور جو اسمیں ہوئے ہیں اونکی وجہ
سے اسمیں فضیلت نہیں ہے بلکہ چونکہ ذکر جمعہ کا آگیا اسوجہ سے جو امور اس
دن میں ہوئے تھے اون سے آپنے اطلاع دیدی اسیطرح جب آپ سے صوم
یوم الاثنین کا سوال کیا گیا تو آپنے اپنی ولادت کا حال بتقریب ذکر روز یوم الاثنین
بیان فرما دیا آپ بوجہ ولادت کے روزہ دوشنبہ کو نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ اسوجہ
سے روزہ رکھتے تھے کہ اس دنمیں اعمال پیش ہوتے ہیں جیسا کہ روایات
ذیل صاف اسپر دال ہیں۔ حافظ عبد العظیم منذری ترغیب ترہیب میں فرماتے ہیں

آمد آمد سید اعظم کی ہے + آمد آمد ہے شہ ابرار کی + آمد آمد ہے بڑے سردار کی +
آمد آمد شافع محشر کی ہے + آمد آمد اپنے پیغمبر کی ہے + ۵ جلوہ افزا آج ہوتا
ہے یہان + نور سے جسکے ہوا سارا جہان + ۵ آج محبوب خدا کی دید ہے +
عید ہے اہل نظر کی عید ہے + تو سخت بے ادبی ہین ادنی سے ادنی آدمی بھی
اپنے نسبت اسطرح کی بیحیائی کو ہرگز گوارا نہ کریگا - اور یہ عقل کے دشمن ایسے
ہین کہ حضرت رسول اکرم سید ولد آدم اشرف کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ وسلم افضل الصلوات والتسلیمات کے نسبت اس محبت اور تعظیم کی پیرویمین
بیحیائی کو گوارا کرلیا اور الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم
یحسنون صنعا کے مصداق بن بیٹھے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا
انہین خیالات باطلہ کی وجہ سے قیام اور مولد کا انکار کیا جاتا ہے اور کنھیا کے
جنم کے ساتھ تشبیہ دیا جاتا ہے ولا ریب ان خیالات اصحاب المولد موافقۃ
بخیالات الیہود والہنود - ورنہ آپ کے نفس بیان فضائل سے کسکو انکار ہے
ہان اہل ہوا البیہ ہین جسطرح دائرہ وسائر ہے البتہ اوس سے انکار ہے ولا ضیر فیہ
حاصل یہ کہ قیام مولد کسیطرح پر درست نہین ہے اگر نفس بیان فضائل لغیر الاشتراط
شئے کے مرتبہ مین بھی ہو تو بھی وقت بیان ولادت قیام کرنا بدعت ہوگا کیونکہ محل
اس قیام کا نہین پایا جاتا ہے - اب چند عبارتین قیام مذاکے بدعت ہونے پر
نقل کیجاتی ہین قاضی نصیر الدین گجراتی طریقۃ السلف مین فرماتے ہین قد احدث
بعض الجہال امورا کثیرۃ لا نجد لہا فی کتاب و لا سنۃ منہا القیام عند ذکر
ولادۃ سید الانام علیہ التحیۃ والسلام اور بہجۃ العشاق مین ہے ما یفعلہ

عن اسامة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس
ويقول ان هذين اليومين تعرض فيهما الاعمال وعن جابر رضى الله عنه ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فمن مستغفر
فيغفر له ومن تائب فيتاب عليه ويرد اهل الضغائن بضغائنهم حتى يتوبوا
رواه الطبرانى ورواته ثقات وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس رواه النسائى وابن ماجة
والترمذى وقال حديث حسن غريب **چوتھے** دعوے پر یہ بحث ہے کہ آنحضرتؐ کا
روزہ رکھنا عاشورہ کو شکریہ نہ تھا بلکہ صرف بموافقت موسیٰ علیہ السلام تھا جیسا کہ روایت
بخاری کی دلالت کرتی ہے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قدم المدينة فوجد اليهود صياما تصوم فقالوا هذا يوم عظيم انجى
الله فيه موسى وقومه واغرق فرعون وقومه فصامه شكرا فنحن نصومه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن احق واولى بموسى منكم فصامه رسول الله
صلى الله عليه وسلم وامر بصيامه اخرجه البخارى اور اس روزہ رکھنے کی وجہ مذکور کے
سوا اور بھی دو وجہیں آئی ہیں روایات ذیل سے واضح ہوتی ہیں عن ابى هريرة عن
النبى صلى الله عليه وسلم وصوموا يوم عاشوراء يوم كانت الانبياء تصومه
فصوموه اخرجه ابن ابى شيبة وروى البزار عنه ايضا عاشوراء عيد نبى
كان قبلكم فصوموه بالفرض والتقدير اگر روزہ عاشورہ یا روزہ یوم الاثنین
شکریہ تھا تو اقتدار رسول اسی امر کو مقتضی ہے کہ روزہ ہی رکھا جاوے نہ یہ کہ
آپکا مولود کیا جاوے اپنی جانب سے ایک نیا طریقہ نکال کے خوشی کرنا اور طریقہ رسولؐ کو

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال تعرض الاعمال یوما لاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم
رواه الترمذی وقال حدیث حسن غریب + وعن ابی هریرة ایضا ان النبی صلی
الله علیه وسلم کان یصوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول الله انك تصوم
الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر الله فیهما لکل مسلم
الا مهتجرین یقول دعهما حتی یصطلحا رواه ابن ماجه ورواته ثقات ورواه
مالك ومسلم وابو داؤد والترمذی باختصار ذکر الصوم ولفظ مسلم
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعرض الاعمال فی کل اثنین وخمیس فیغفر الله
عز وجل فی ذلك الیوم لکل امرئ لا یشرك بالله شیئا الا امرأ کانت بینه وبین
اخیه شحنا فیقول اترکوا هذین حتی یصطلحا وفی روایة له تفتح ابواب الجنة
یوم الاثنین والخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرك بالله شیئا الا رجل کان بینه
وبین اخیه شحنا ورواه الطبرانی ولفظه قال تنسخ دواوین اهل الارض
فی دواوین اهل السماء فی کل اثنین وخمیس فیغفر لکل مسلم لا یشرك بالله
شیئا الا رجل بینه وبین اخیه شحنا وعن اسامة بن زید رضی الله عنه
قال قلت یا رسول الله انك تصوم حتی لا تکاد تفطر وتفطر حتی لا تکاد تصوم
الا یومین ان دخلا فی صیامك والا صمتهما قال ای یومین قال یوم الاثنین
والخمیس قال ذلك یومان تعرض فیهما الاعمال علی رب العالمین فاحب ان
یعرض عملی وانا صائم رواه ابو داؤد والنسائی وفی اسناده رجل مجهول لان
مولی قدامة ومولی اسامة ورواه ابن خزیمة فی صحیحه عن شرحبیل بن سعد

عنه فی سابع ولادته اخرجه البیهقی عن انس باطل اور منکر ہے جیسا کہ
نووی نے شرح مہذب مین بیان کیا ہے۔ اور حلبی نے اپنی سیرۃ مین امام
احمد سے نقل کیا ہے کہ اونھون نے فرمایا ان ھذا الحدیث منکر۔ دوسرے
یہ کہ یہ حدیث صحیح بھی مان لیجاوے تو بھی اعادہ شکریہ نہین ثابت ہوتا ہے
اسواسطے کہ جائز ہے کہ حضرت نے فعل عبد المطلب کا بوجہ نہونے بطور
مشروع کے غیر معتبر سمجھکر اپنا عقیقہ خود کرلیا ہو اور اگر عبد المطلب کا
فعل معتبر بھی کرلیا جاوے تو بھی اعادہ شکریہ نہین ثابت ہوتا اعادہ شکریہ
مانحن فیہ سے تو یہ مطلب ہے کہ ایک ہی شخص کا فعل دو دفعہ پایا جاوے
اور ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک ہی دفعہ اپنا عقیقہ کیا اور اگر یہ عقیقہ
اعادہ شکریہ ہوتا تو آپ ایک ہی بار اپنا عقیقہ کیون کرتے ہر سال نہ کیا کرتے
ہان جب تاریخ اور دن کا لحاظ ضرور ہے تو چاہیئے کہ جب بارہوین ربیع الاول
روز دوشنبہ کو پڑے تب مولود کرے۔ اگر بارہوین تاریخ کسی اور دن کو
پڑے تو نہ کرے۔ اس تقریر سے ہر ربیع الاول مین مولود کرنا حسب زعم
مولف ناجائز ٹھیرا کیونکہ توافق ان دونون امورکا احیانا ہوگا نہ ہر سال اور
نیز سال توافق مین ایک ہی روز مولود کرنا ہوگا۔ حالانکہ عمل مولودیونکا اسکے
خلاف ہے۔ اور غالباً مولف کا بھی عمل اسکے خلاف ہوگا۔ مولف کی تقریر سے
بعض ہی سا مولود جائز ہوتا ہے الحمد للہ کہ این ہم غنیمت ست۔
دوسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ اگر ذکر رسول عین ذکر خدا علی الاطلاق ہو
تو جسطرح خدا کا نام ذبیحہ پر لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اسیطرح

چھوڑنا افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ کا مصداق بننا ہے اتباع و محبت رسول
اسیکا نام ہے کہ آپ روز دوشنبہ کو روزہ سے رہتے اور ریار لوگ فرنیان اور
میٹھائیان چکھیں آس مجلس مولد سے آپ کے فضائل کا نام ہی نام ہے ورنہ اصل
مٹھائیون سے کام ہے۔ دیکھو شاہ اربل جو اس مولد کا موجد ہے کتنا بڑا اہتمام
کرتا تھا اور کیا کچھ خرچ کرتا تھا اس باعث سے لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے
ابن وحیہ نے ایک رسالہ بھی مولود مین لکھکر پیش کیا اور اوسپر انعام پایا ؁

## دعاوی ص۲۱

**پہلا** دعوی یہ ہے کہ خوشی کے دن اور تاریخ کا لحاظ ضرور چاہیئے **دوسرا**
دعوی یہ ہے کہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے پس ذکر رسول بھی عین ذکر
خدا ہوا اور مولد شریف مین خدا اور خدا کے رسول کا ذکر ہوتا ہے پس مولد کیونکر
نادرست ہوا اور کیونکر کنھیا کا جنم ہوا **تیسرا** دعوی یہ ہے کہ آیۃ واما بنعمت ربک
فحدث سے مولود ثابت ہے **چوتھا** دعوی یہ ہے کہ حسان بن ثابت کو
اپنے فضائل بیان کرنیکا حکم دیا ؁

## ان دعاوی پر بحث

**پہلے** دعوے پر یہ بحث ہے کہ تاریخ وغیرہ کا لحاظ جب صحیح ہوگا کہ اولا اعادہ شکریہ
اوس شکریہ کے روز کا نظیر مین ثابت ہو شارع سے کہین اعادہ شکریہ نہین
پایا جاتا عقیقہ کرنا آپکا بعد نبوۃ باوجود اسکے کہ آپ کے جد عبد المطلب نے آپکے
پیدائش کے ساتوین روز عقیقہ کیا تھا دلیل اعادہ شکریہ نہین ہے۔ دو
وجہ سے ایک تو یہ کہ حدیث اعادہ عقیقہ جسکا لفظ یہ ہے ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عق نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد ان جدہ عبد المطلب عق

آزاد کر دیا اسی وجہ سے ابولہب کو دوشنبہ کے روز عذاب مین تخفیف ہوتی
ہے پھر جب کافر جسکی برائی مین تبت یدا نازل ہوئی آپ کی ولادت کی خوشی
کرنے سے عذاب مین تخفیف ہوئی تو جو لوگ مسلمان ہین آنحضرتؐ کی ولادت
کی خوشی کرین تو کیونکر نہین موجب نجات عذاب جہنم ہوگا + صفحہ ۳۵ کے حاشیہ
یہ دعوی ہے کہ آنحضرتؐ بہت آیات کے موافق اذن شفاعت پاچکے تھے -
صفحہ ۳ مین یہ دعوی ہے کہ سلسلہ تصوف حضرت علی رضہ سے ہے +

## ان دعاوی پر بحث

پہلے دعوے پر یہ بحث ہے کہ اصل قصہ ابولہب کا یون ہے کہ جب ابولہب
مرگیا تو حضرت ابن عباس رضہ نے ابولہب کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اے
ابولہب تیرا کیا حال گذرا اوس نے جواب دیا کہ جب دوشنبہ کی رات آتی
ہے کسیقدر عذاب مین تخفیف ہوجاتی ہے اسلیئے کہ مین نے اوس روز محمدؐ کی
خبر سنکر اپنی لونڈی کو آزاد کردیا تھا - اس قصہ سے مولد کا ثبوت غیر صحیح ہے اسلیئے
کہ یہ حضرت ابن عباس رضہ کا خواب ہے اور خواب سوا پیغمبر کے حجت نہین ہوتا
ہے - دوسرے یہ کہ کافر کا کار خیر موجب تخفیف عذاب نہین ہوتا ہے بدلیل قولہ
تعالی وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا پس یہ آیت اس قصہ
کے مخالف ہوئی پس احتجاج اس قصہ سے ہباءً منثورا ہوگیا - تیسرے یہ کہ کافر کی
خبر روایت مین نامعتبر ہوتی ہے اور یہ خبر ابولہب کافر قطعی جہنمی کی ہے +
دوسرے دعوے پر یہ بحث ہے کہ کن آیات سے آنحضرتؐ شفاعت کا
اذن پاچکے ہین اون آیات کو نقل فرمائے کتاب وسنت سے شفاعت بالاذن

رسول کا نام لیکر ذبح کرنے سے بھی بیچہ حلال ہو جانا چاہیئے واللازم باطل فالملزوم مثلہ ذکر خدا و رسول من کل وجہ درست نہیں ہوا کرتا ہے ذکر وہی درست ہوا کرتا ہے جو بطور مشروع ہوا جو بطور مشروع نہو وہ ممنوع ہے اسیلیے بعض اذکار کو جو بطور مشروع نہیں ہیں علماء نے ممنوع قرار دیا ہے دیکھو صلوۃ الرغائب وغیرہ کو باوجودیکہ نماز ہی ہے مگر علماؤن نے اوسپر حکم بدعت کا دیا۔ ردالمحتار حاشیہ در مختار مین ہے وقد صرح بعض علمائنا وغیرھم بکراھۃ المصافحۃ المعتادۃ عقب الصلاۃ مع ان المصافحۃ سنۃ وما ذاک الا لکونھا لم توثر فی خصوص ھذا الموضع فالمواظبۃ فیہ توھم العوام بانھا سنۃ ولذا منعوا عن الاجتماع لصلاۃ الرغائب التی احدثھا بعض المتعبدین لانھا لم توثر علی ھذہ الکیفیۃ فی تلک اللیالی المخصوصۃ وان کانت الصلاۃ خیر موضوع انتھی والتفصیل فی المدخل لابن الحاج الحنفی یہی احتفال اور اجتماع وغیرہ اس ذکر ماانت بصددہ کو مانع ہے اگر ہر ذکر من کل وجہ درست ہوا کرے تو کسی بدعت کا ثبوت ہی نہو اور حدیث کل بدعۃ ضلالۃ بیکار ہو جاوے تیسرے اور چوتھے دعوے کا بطلان تقاریر سابقہ سے واضح ہے حاجت تفصیل کی نہیں +

## دعاوی صفحات مختلفہ

صہ ۲۹ مین دعوی ہے کہ جسوقت ثوبیہ لونڈی ابولہب نے ابولہب کو حضرت کی ولادت باسعادت کی خبر دی ابولہب نے آپ کی ولادت کی خوشی مین ثوبیہ کو

واحد منهما عن بدری واحد فکیف یدعی عمر ابو داؤد الاعمی انه لقی ثمانیة عشر بدریا هذا بهتان عظیم انتهی۔ قال الحافظ ابن الجوزی فی کتاب الموضوعات فی باب النهی عن الحجامة یوم السبت ویوم الاربعاء من ابواب کتاب الطب قال ابو حاتم بن حبان الحسن لم یشافه عمر ولا ابن عمر ولا ابا هریرة ولا سمرة ولا جابرا ولا بدریا الا عثمان بن عفان وعثمان یعد فی البدریین ولم یشد هاانتهی قلت اذا ثبت بهذه العبارات ان الحسن لم یسمع من احد من بدریین فلم یثبت سماعه من علی فانه من البدریین اخرجه البخاری عن ابی اسحٰق قال سال رجل البراء وانا اسمع قال اشهد علی بدرا قال بارز وظاهر حقا انتهی۔ قال الترمذی فی جامعه فی باب ماجاء فیمن لا یجب علیه الحد من ابواب الحد ولا نعرف للحسن سماعا من علی بن ابی طالب۔ وقال الحافظ شمس الدین السخاوی تلمیذ الحافظ ابن حجر العسقلانی فی المقاصد الحسنه فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الالسنة لبس الخرقة الصوفیة وکان الحسن البصری لبسها من علی قال ابن دحیة وابن الصلاح انه باطل۔ وکذا قال شیخنا انه لیس فی شیٔ من طرقها ما یثبت ولم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی اللہ علیه وسلم البس الخرقة علی الصورة المتعارفة بین الصوفیة لاحد من اصحابه ولا امر احدا من اصحابه بفعل ذلك فکلما یروی فی ذلك صریحا فباطل ثم ان من الکذب المفتری قول من قال ان علیا البس الخرقة الحسن البصری فان ائمة الحدیث لم یثبتوا للحسن من علی سماعا فضلا ان یلبسه الخرقة ولم ینفرد شیخنا بهذا بل سبقه الیه جماعة من الحفاظ کالدمیاطی والذهبی والهکاری

ثابت ہے مالک شفاعت کا وہی خدا تعالیٰ ہے قال اللہ تعالیٰ قل للہ الشفاعۃ
جمیعا آن اسمیں کیا شک ہے کہ باب شفاعت آپ ہی سے مفتوح ہوگا شفاعت
بالاذن کی تقریر اس سے زیادہ عنقریب آتی ہے ✤ تیسرے دعوے پر
یہ بحث ہے کہ سلسلہ تصوف جو حضرت علی رضہ سے بواسطہ حسن بصری چلا آتا ہے
اسکی اصل نہیں ہے اسلیے کہ حسن بصری کو حضرت علی سے لقا نہیں ہے جیسا کہ
عبارات ذیل سے واضح ہوتا ہے سیوطی نے گو ثبوت لقا میں زور زور دیا ہے
مگر صحیح مذہب عدم لقا ہے بالفرض اگر لقا مان بھی لیا جاوے تو بھی مجرد
لقا دلیل خرقہ و سلسلہ تصوف کی نہیں ہے خرقہ پہنانا حضرت علی رضہ کا حسن بصری کو
یا حضرت علی رضہ سے سلسلہ تصوف جاری ہونا اسکی اسناد بحوالہ کتاب نقل ہونا چاہیے
قال مسلم بن الحجاج فی مقدمۃ صحیحہ حدثنی حسن بن علی الحلوانی قال حدثنا
یزید بن ہارون قال انا ہمام قال دخل ابو داؤد الاعمی علی قتادۃ فلما قام
قالوا ان ہذا یزعم انہ لقی ثمانیۃ عشر بدریا فقال قتادۃ ہذا کان
سائلا قبل الجارف لا یعرض لشیٔ من ہذا و لا یتکلم فیہ فواللہ ما حدثنا
الحسن عن بدری مشافہۃ ولا حدثنا سعید بن المسیب عن بدری
مشافہۃ الا عن سعد بن مالک انتہی۔ قال محی الدین ابو زکریا النواوی
فی شرح مقدمۃ صحیح مسلم المراد بہذا الکلام ابطال قول ابی داؤد الاعمی
ہذا و زعمہ انہ لقی ثمانیۃ بدریا فقال قتادۃ الحسن البصری و سعید بن
المسیب اکبر من ابی داؤد الاعمی واجل و اقدم سنا و اکثر اعتناء بالحدیث
وملازمۃ اہلہ والاجتہاد فی الاخذ عن الصحابۃ ومع ہذا کلہ ما حدثنا

خدا کی راہ میں جان دی الخ۔ ان مطاعن پر بحث

پہلے طعن پر یہ بحث ہے کہ مولانا شہید نے جب آنحضرت کو تمام آدمیوں سے افضل بتاویا تو پھر کیا منظور ہے کیا آپکو خدا ٹھیرا دیا جاوے۔ یہ مولوی ناحق مولانا شہید پر اعتراض کرتے ہین کیا کفار اور نصارا بھی آپکو افضل الناس جانتے ہین کیا آپ کی امانت داری اور عقلمندی سے انکار ہے جو اعتراض بیہودہ کیا جاتا ہے۔ کیا مخالفین نبی کے نزدیک جو تعریف مرکوز خاطر ہو اوس سے تعریف نہین کرنا چاہیئے۔ کیا اہل کتاب آپکو نبی اور رسول نہین جانتے تھے ہان جانتے تھے قال اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور جب آپکو نبی جانتے تھے تو اب آپکو نبی کہنا بھی منع ہو جاویگا اسلیئے کہ اہل کتاب بھی آپ کو نبی جانتے تھے آپکو افضل الناس جاننا اور آپ کو نبی اور امانت دار اور عقیل کہنا اسیکا نام تعریف مجہول بالمجہول ہے استغفر اللہ ثم استغفر اللہ مولف رسالہ نے بھی آپکو فصیح اور زاہد وغیرہ کہا ہے فما ھو اعتراضک علیہ ھو اعتراضہ علیک مولف نے صریحاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کیون نہ لکھدیا تاکہ اپنے عقیدہ سے بخوبی موافقت پڑجاتا اور نیز جنان اور لسان کا توافق بخوبی ہو جاتا واضح ہو کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بھی مدارج النبوۃ مین آنحضرت کی تعریف ان صفتون سے کی ہے آپکی عقل کی تعریف مین فرماتے ہین۔ وصل در بیان عقل کامل وعلم شامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دانستہ شد از انچہ مذکور شد کہ اخلاق شریفہ نبوی اعظم واتم واکمل اخلاق ست واصل ومنبع ومنشا آن عقل ست الخ صدق کی تعریف مین فرماتے ہین عبد اللہ بن ابی الحسما گفت خریدم از آنحضرت

وابن حبان والعلائی والمغلطائی والعراقی وابن الملقن والابناسی والحافظ برہان الحلبی وابن ناصر الدین انتہی قال علی القاری فی المصنوع فی الاحادیث الموضوع لیس الخرقة الصوفیة وکون الحسن البصری لبسہا من علی اطبق المحدثون علی انہ لا اصل لہ وقال العلامة الناثری فی الایضاح واما طریقة الحسن البصری عن علی فعلماء الحرمین ینکرون سماعہ منہ وروایتہ عنہ لعدم اتصالہ بہ وان کان ممکنا وقال ابن تیمیة فی منہاج السنة یقولون ان الحسن صحب علیا وہذا باطل باتفاق اہل المعرفة فانہم متفقون علی ان الحسن لم یجتمع بعلی وانما اخذ عن اصحاب علی عن الاحنف بن قیس بن عباد وغیرہما عن علی انتہی۔

## مطاعن صفحات متفرقہ

صـ۲۷ مین مولانا شہید پریہ اعتراض ہے کہ اونھون نے تقویة الایمان مین لکھدیا کہ رسول اللہ تمام آدمیون سے افضل ہین کہ بڑے عقیل اور دانا تھے سچے امانت دار بڑے عابد زاہد پرہیزگار سبحان اللہ کیا تعریف مجہول بالمجہول ہے کفار بھی تو آپکو امین کہتے تھے نصارا بھی تو آپکو بڑے عقیل گنتے ہین۔ الی ان قال نعوذ باللہ من ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اسیقدر ٹھیرادی کہ بڑے عابد و زاہد سچے دیندار آدمی تھے۔ یہی کیون نہ لکھدیا کہ بطمع مملکت وبہوائے سلطنت جہاد ایجاد کیا کہ اپنے حال سے موافق پڑتا + صـ۳۳ مین یہ طعن ہے کہ قیامت مین تو آپ باعتقاد حضرات مو حدین ایک احد من الناس سے ہونگے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کے رو سے خداوند تعالی جسکو چاہے شفیع گروانے چاہے عبد الوہاب نجدی کی شفاعت کو مانے یا مولوی اسمعیل صاحب سے جنھون نے

قیامت کے دن اول آپ ہی شفیع ہونگے آپ کے بعد آپ کی امت کے صلحاء
وشہداء ہونگے کیا شفاعت صلحاء وشہداء سے انکار ہے جو ناحق
بیہودہ طعن کے مرتکب بنتے ہین اب چند عبارتین شفاعت بالاذن منقول
ہوتی ہین تفسیر معالم مین قل للہ الشفاعۃ جمیعا کے تحت مین ہے قال
مجاہد لا یشفع احد الا باذنہ ملا جلال دوانی شرح عقائد عضدیہ مین تحریر
فرماتے ہین والشفاعۃ لدفع العذاب ورفع الدرجات حق لمن اذن لہ
الرحمن من الانبیاء والمومنین بعضھم لبعض امام نووی صحیح مسلم کی شرح مین فرماتے
ہین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن علی ربی فیؤذن لی قال القاضی عیاض معناہ فیؤذن
لی فی الشفاعۃ الموعودۃ بہا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین ام اتخذوا
من دون اللہ شفعاء ان فی یوم القیمۃ لا یملک احد شیئا فلا یقدر احد علی
الشفاعۃ الا باذن اللہ فیکون الشفیع فی الحقیقۃ ھو اللہ الذی یاذن فی
تلک الساعۃ انتھی۔ علامہ ہاشم سندی حنفی فرائض الاسلام مین فرماتے ہین
ان شفاعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبیاء علیھم السلام
وشفاعۃ الاولیاء والعلماء والصلحاء بعد ان یاذن اللہ تعالی لھم حق
ھکذا فی غیرھا من المعتبرات ان عبارات سے واضح ہوا کہ شفاعت کا
حکم قیامت کے دن ہوگا اس دار دنیا مین کسیکو حکم شفاعت کا نہین ہوا ہے

## دعاوی مہجورہ

ص۶ مین روسے رسول خدا کو مظہر نور خدا لکھا ہے۔ ص۸ مین آپ کی صورت کو
آئینہ مظہر ذات الہی لکھا ہے۔ ص۸ مین آپ کی فصاحت کی تعریف مین

صلی اللہ علیہ وسلم پیش از بعثت چیزی وباقیماندمرا ورا چیزی از ثمن پس عادہ کردم آنحضرت را کہ ہمی جا می آرم و فراموش کردم وبعد از سہ روز یاد آمد ناگاہ می بینم کہ آنحضرت ہمانجا نشستہ است فرمود در مشقت انداختی تو مرا من ہمیں جا ام درین مدت سہ روز انتظار میبرم ترا رواہ ابوداؤد و این نہایت تواضع وصبر و صدق وعدہ ست ۔ آپ کی امانت کی تعریف مین فرماتے ہین بود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امین ترین مردم واعدل واعطف واصدق کہ اعتراف میکردند بدان دشمنان وبیگانگان وپیش از نبوت اورا محمد الامین نام میکردند ۔ آپکے زہد مین فرماتے ہین وصل در بیان زہد آنحضرت احادیث واخبار در ذکر این سیرت وصفت کمال آن در ذات کامل الصفات آنسرور بسیار ست الخ آب مولف صاحب پر لازم ہے کہ ان حضرت پر بھی اعتراض جمائین تمام کتب دینیہ مین آپ کی تعریف ان صفات سے موجود ہے ہم نہین سمجھتے کہ تعریف مجہول بالمجہول کیسے ہوئی کیا آپ کی تعریف اسکے برعکس کرنے سے یہ اعتراض جاتا رہیگا ناظرین انصاف کرین کہ اس بیہودہ اعتراض کا کچھ ٹھکانا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ اہل ہوا الیہ آنحضرت مین درجہ الوہیت کا ثابت کرتے ہین اسلیئے ان صفات کو آپ کے حق مین معیوب جانتے ہین ۔ اور آپکو بڑے بھائی کہنے سے اسلیئے چڑتے ہین ۔ ان مولویونکا عقیدہ نصارا سے ملتا ہوا ہے ۔ نصارا بھی حضرت عیسیٰ کو من وجہ انسان کہتے ہین ومن وجہ خدا نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ المہلکۃ دوسرے طعن پر یہ بحث ہے کہ کیا موحدین آنحضرت کی شفاعت انکار کرتے ہین جو اعتراض مردود کیا جاتا ہے موحدین کا تو یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت

نہ ثابت ہو قرآن پاک وحدیث شریف مین شب قدر کی افضلیت وارد ہے شب
استقرار نطفہ کی افضلیت نہین آئی ہے اس دعوی کا بطلان عبارت طویلہ
حافظ ابن القیم سے (جو اوپر مذکور ہو چکی ہے) بخوبی واضح ہے اور نیز
جس شب کو نطفہ مصطفویہ کا قرار ہوا تھا اوسی شب کی فضیلت ہوگی اوسکی
نظیر کی فضیلت کیونکر ہوگی ومن ادعی خلافہ فعلیہ البرہان + ص۲۶ کے
دعوے پر یہ بحث ہے کہ نام محمد سے اپنی مشکلون کی آسانی چاہنا نہین درست
ہے اس وسیلہ کے جواز پر دلیل چاہئے + ص۲۷ کے دعوے پر یہ بحث
ہے کہ یارسول اللہ کہنا غیر موضع حکایت اور حالت غیبت مین نہین درست
ہے اگر کوئی آپ کو حاضر وناظر جانکر اس کلمہ کو کہے تو یہ کفر ہے اگر یہ نیت نہین
ہے تو بدعت ہوگا کیونکہ صحابہ کرام وغیرہ سے اسطرح پر کہنا نہین ثابت ہے اور
نیز سمین ایہام تشریک موجود ہے پس اسوجہ سے بھی کہنا نادرست ہوا
ہان آپ کے روضہ مبارک پر جاکر یارسول اللہ یا محمدؐ کہنا درست ہے ـــ
اسیطرح محل حکایت مین ـ باقی التحیات مین جو خطاب ایہا النبی موجود ہے پس
چونکہ یہ کلمہ شب معراج مین خطاب کے ساتھ تھا اسوجہ سے تغیر نہین دیا گیا اپنے
اصل پر رکھا گیا ـ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رسالہ تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات
مین فرماتے ہین اگر گویند کہ خطاب بحاضرست وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین مقام حاضر
نیست پس توجیہ این خطاب چہ باشد جوابش آنست کہ چون ورود این کلمہ در اصل در شب
معراج بصیغہ خطاب بود دیگر تغیرش نداد ند و برہمان اصل گذاشتند کما فی التفہیم انتہی
اسیطرح اور علماؤن نے بھی مثل قاضی ثناء اللہ پانی پتی وغیرہ کے یارسول اللہ

یہ لکھا ہے کہ کیونکر اونکی تعریف احاطۂ امکان سے باہر نہو درآنحالیکہ قرآن شریف
کی ایک چھوٹی سی آیت کے مثل کوئی نہ لا سکا - ص۱۶ مین لکھا ہے کہ نطفہ
مصطفویہ شب جمعہ کو عبد اللہ سے منتقل ہوکر آپ کی والدہ ماجدہ کو سپرد ہوا
اسیواسطے امام احمد نے شب جمعہ کو شب قدر سے بہتر لکھا ہے - ص۲۶ مین
اپنی مشکلون کی آسانی کو نام محمد سے آرزو کی ہے - ص۲۷ مین آنحضرتؐ کو
یا رسول اللہ کہا ہے اور آپ سے ہجرت مدینہ جانے کی مدد چاہی ہے اور
سوا اسکے اور بھی باتین اسکے مثل لکھی ہین - ص۳۲ مین لکھا ہے کہ آنحضرتؐ
کی دعا سے حضرت علی رضؓ کے لئے آفتاب نے رجعت کی - ص۴۳ مین مناجات
مین وسیلہ بھی کیا ہے +

## ان دعاوی پر بحث

ص۶ اور ص۸ کے دعوے پر یہ بحث ہے کہ رسولؐ کو مظہر نور خدا یا مظہر
ذات الٰہی کہنا نہین درست ہے اسکا بطلان ہماری تقاریر بالا سے ظاہر ہے
حاجت تفصیل نہین + ص۸ کے دعوے پر یہ بحث ہے کہ آنحضرتؐ کی فصاحت
کی تعریف مین جو عبارت لکھی ہے اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف
آنحضرتؐ کا کلام ہے نعوذ باللہ منہ + ص۱۶ کے دعوے پر یہ بحث ہے
کہ اس دعوے پر کہ امام احمد نے شب جمعہ کی فضیلت شب قدر پر اسلئے دی ہے
کہ اس شب کو نطفہ مصطفویہ قرار پایا دلیل درکار ہے - بالفرض اگر کہا بھی ہو
تو یہ قیاس کہ اس شب استقرار مین عجائبات و غرائبات ہوئے ہین لہذا شب قدر
سے افضل ہوگی یہ قیاس مستلزم افضلیت کو نہین ہے تاوقتیکہ شارع سے

[illegible] غالباً حنفی ہونگے اسکا جواز کتب فقہ سے بیان فرمایا جاوے
[illegible] ظاہر و کفر باہر ہے تو یہ فرمائیں کہ یا دلیل لائے ہو ۳۲ کے
[illegible] الذین ہو اگر اسکے بارے میں اقوال نقل کئے جاویں تو رسالہ
[illegible] امام احمد وغیرہ نے اسکو لا اصل لہ
[illegible] کہ وسیلہ بحق فلاں نہ کہنا درست ہے اسلئے
کہ اللہ پر کسی کا حق حقیقی نہیں ہے جیسے الاشباہ میں ہے (و) یکرہ (قولہ اسئلک
بحق انبیائک و رسلک او بحق البیت او بحق المشعر الحرام اذ لا حق لاحد علی اللہ
تعالیٰ وانما یختص برحمتہ من یشاء من غیر وجوب علیہ۔ درمختار میں ہے
و کرہ قولہ بحق رسلک وانبیائک و اولیائک او بحق البیت لانہ لا حق
للخلق علی الخالق۔ عالمگیری میں ہے یکرہ ان یقول فی دعائہ بحق فلان و کذا
بحق انبیائک و اولیائک او بحق رسلک او بحق البیت او المشعر الحرام لانہ لا حق
للخلق علی اللہ تعالیٰ کذا فی التبیین اور مختار الفتاویٰ میں ہے یکرہ ان یقول
اعطنی بحق فلان کذا و بحق محمد لانہ لا حق لاحد علی اللہ تعالیٰ اور فتاویٰ سراجیہ
میں ہے و یکرہ ان یقول فی دعائہ بحق فلان او بحق رسلک وانبیائک انتہی۔
و غیر ذلک من کتب الفقہ۔ مولف رسالہ غالباً حنفی صاحب ہونگے پس ان
عبارات کو تسلیم کریں یا اسکا رد تحریر فرماویں۔ ہاں یوں دعا کرنا کہ اے اللہ بطفیل
فلان نبی و فلان ولی میری حاجت پوری کر تو درست ہے۔ هذا آخر ما
اردنا فی الجواب بعون اللہ الملک الوہاب ثم الصلاۃ علی نبیہ نور الظلام
وآلہ البررۃ الکرام